درجہ عالیہ (تنظیم المدارس پاکستان) اور قانون سے متعلق طلبہ وطالبات کے لئے

علم میراث کی لاجواب کتاب

وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

اُصولِ میراث

تالیف

مفتی ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ
(پی ایچ ڈی)
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

درجہ عالیہ (تنظیم المدارس پاکستان) اور قانون سے متعلق طلبہ وطالبات کے لئے
علم میراث کی لاجواب کتاب

وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ

اُصولِ میراث

تالیف

مفتی ڈاکٹر محمد مظفر فرید شاہ
(پی ایچ ڈی)
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

ناشر: مکتبہ نظامیہ، جامعہ فریدیہ ساہیوال، فون: 040-4466685

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب ------------ اُصولِ میراث

مصنف ------------ مفتی ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ

------------ نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

خصوصی معاون ------------ سید محمد مقبول شیرازی

تزئین ------------ محمد ندیم فریدی مدرس جامعہ فریدیہ ساہیوال

کمپوزنگ ------------ محمد رضوان محمود، جامعہ فریدیہ ساہیوال

تصحیح کمپوزنگ ------------ علی عمران قادری، مدرس جامعہ فریدیہ

پروف ریڈنگ ------------ محمد صدیق، محمد مدثر سعید، غلام مجتبیٰ

------------ متعلمین جامعہ فریدیہ

مطبع ------------ فریدیہ پرنٹنگ پریس لیاقت چوک ساہیوال

تعداد ------------ ایک ہزار

پہلا ایڈیشن ------------ 1993ء

دوسرا ایڈیشن ------------ 2008ء

تیسرا ایڈیشن ------------ 2012ء

چوتھا ایڈیشن ---- تعداد --- 2000 --- 2013ء

پانچواں ایڈیشن --- تعداد --- 5000 --- 2014ء

چھٹا ایڈیشن ---- تعداد --- 2000 -- 2016ء

ساتواں ایڈیشن ------------ 2017ء

ملنے کا پتہ: مکتبہ نظامیہ، جامعہ فریدیہ ساہیوال، 0301-6523295

انتساب

اس تالیف ’’ اُصولِ میراث ‘‘ کو میں اپنے والدین کریمین کے ذریعہ دربار رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے ہوئے خالق ارض و سموات ، معبود سرور کائنات ﷺ کی بارگاہِ صمدیت جل جلالہٗ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

تقریظ از

جامع المنقول والمنقول، استاذ العلماء فخر المدرسین، رئیس المحققین، زبدۃ الصالحین

حضرت علامہ مولانا **غلام محمد تونسوی** رحمۃ اللہ علیہ

(سابق مدرس دارالعلوم خیر المعاد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان شریف)

خصوصیاتِ کتاب

زیر نظر کتاب ''اصول میراث'' صاحبزادہ والا تبار کی تبحر علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے آپکی تصنیف لطیف ''اصول میراث'' کی جن خصوصیات کو میں نے ملاحظہ کیا وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ اصول میراث اردو زبان میں علم میراث کی ایک لاجواب کتاب ہے جو اپنی ظاہری زیبائش کے ساتھ ساتھ ایک علمی اور تحقیقی خزانہ بھی ہے۔

2۔ اصول میراث میں تقسیم ترکہ کے تمام مسائل کو قرآن وسنت اور اجماع امت کے حوالہ سے نہایت ہی آسان طریقہ سے حل کیا گیا ہے۔

3۔ اصول میراث میں قرضہ کی ادائیگی، تجہیز وتکفین، موانع ارث، مسائل میراث کی تخریج، اعداد کے درمیان نسبت، تصحیح مسائل، اصحاب فرائض، عصبات، حجب، عول رد، تخارج، مقاسمۃ الجد، مناسخہ، ذوی الارحام، خنثی، حمل، مفقود، قیدی، ایکسیڈنٹ وغیرہ میں یکمشت مرنے والے باہم ورثاء کے درمیان تقسیم

جائیدادا اوراس جیسے دیگر مسائل کی بابت تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔

4۔ اصول میراث میں ورثاء کی مختلف حالتوں کا ذکر کرنے کے بعد ہر حالت کے مطابق دو مثالیں تحریر کی گئی ہیں۔

5۔ اصول میراث میں فقہاء اسلام کے مابین مختلف فیہ مسائل کو مزید وضاحت سے بیان کردیا گیا ہے تاکہ تشنگی باقی نہ رہے۔اللہ جل مجدہ الکریم کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ مولانا موصوف کی اس تصنیف کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کے توسل اکمل سے شرف قبولیت عطا فرما کر انہیں دارین کی سعادتوں سے فیض یاب فرمائے۔

آمین بحق شفیع المذنبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

جب میں درس نظامی کی تکمیل سے فارغ ہوا تو اپنے والد گرامی قدر سیدی و مرشدی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب بانی و مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال کے حکم کے مطابق تدریس میں مصروف ہوگیا تدریس کے پہلے سال بیضاوی، سلم العلوم، مناظرہ رشیدیہ، حسامی، ھدایہ، شرح جامی، میبذی، اور سراجی جیسی کتب پڑھانے کا موقع ملا لیکن علم میراث کی اہمیت کے پیش نظر بعض طلباء نے ایک مہینے میں فقط علم میراث پڑھنے کا تقاضہ کیا۔ چنانچہ والد گرامی حضرت فخر العصر دامت برکاتہم العالیہ کی اجازت سے جامعہ فریدیہ میں دورہ میراث کے عنوان سے مارچ ۱۹۹۲ء میں ایک مہینہ کا کورس رکھا گیا جس میں مدارس عربیہ کے ذہین طلبہ کرام، فاضل علماء عظام، لاء سے متعلق احباب اور سرکاری ملازمین نے نہایت ہی جذب و شوق سے شرکت کی۔ جس سے مجھے کافی حوصلہ ملا اور علم میراث کے ساتھ علمی حلقوں کے شغف کا مزید احساس ہوا۔

ساتھیوں کے اسرار اور اس احساس نے قرآن وحدیث اور اجماع امت کے حوالے سے ایک ایسی کتاب ترتیب دینے پر ابھارا جو مختصر تو ہو لیکن جامع بھی جس میں تقسیم وراثت سے متعلقہ چھوٹے بڑے تقریباً تمام مسائل کا حل مذکور ہو۔ چنانچہ دورہ میراث میں لکھوائے گئے امور کو کتابی شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جسے علمی حلقوں نے ایک مستحسن اقدام قرار دیا اس پر تقصیر کی یہ کتاب ”اصول میراث“ پیش

خدمت ہے۔استفادہ کرنے والے حضرات سے التماس ہے کہ دنیاوعقبیٰ میں میری فلاح و بہبود کی دعافرمائیں اور کتاب میں میری کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے درگزر فرمائیں۔

آخر میں مولانا مفتی محمدامین کریمی صاحب اور حافظ سید مقبول شیرازی صاحب کاشکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مسودہ کی تیاری میں میرا تعاون کیا۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ والہ واصحابہ اجمعین

احقر العباد

مظہر فرید شاہ

مدرس جامعہ فریدیہ ساہیوال

جنوری ۱۹۹۳ھ

علمِ میراث
قرآن وحدیث کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِنَ اللهِ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (1)

ترجمہ: تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے، تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون تمہارے لیے نفع میں زیادہ قریب ہے (یہ وراثت) اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا (فرض) ہے بے شک اللہ بڑے علم وحکمت والا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ، وَالْعِلْمُ سَيُنْقَصُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا (2)

ترجمہ: (اے لوگو) علمِ فرائض سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں (اس دنیا سے) رخصت ہونے والا ہوں اور یہ علم (فرائض) بھی عنقریب (دنیا سے) اٹھالیا جائے گا۔ اور (مستقبل میں) حالات یہاں تک ناگفتہ بہ ہوں گے کہ دو شخص وراثت میں جھگڑا کریں گے پس (لیکن) کسی ایسے شخص کو نہ پاسکیں گے جو ان کے درمیان (وراثت سے متعلق) فیصلہ کردے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (3)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہے (کہ ایک) مرد (بھائی) کے لیے دو عورتوں (بہنوں) کے حصہ کے حصہ (برابر) ہے پس اگر وہ عورتیں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں (اور بھائی نہ ہو) تو اس (مرنے والے) نے (اپنے پیچھے) جو (مال) چھوڑا ان کے لیے اس کا دو تہائی (حصہ) ہے اور اگر وہ (بیٹی

)اکیلی ہو تو اس کے لیے (کل مال کا) آدھا ہے اور اگر اس (مرنے والے) کا بچہ (بیٹا بیٹی) ہو (تو) اس کے ماں باپ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے اس (مال) میں سے جو اس نے چھوڑا چھٹا حصہ ہے پھر اگر اس کا کوئی بچہ (بیٹا بیٹی) نہ ہو اور اس کے ماں باپ (ہی) اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے (باقی باپ کا) پھر اس (میت) کے اگر بھائی بہن (بھی) ہوں تو اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد جو وہ کرے یا قرض (ادا کرنے) کے بعد اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے (باقی باپ کا ہو گا) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے، تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون تمہارے لیے نفع میں زیادہ قریب ہے (یہ وراثت) اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا (فرض) ہے بے شک اللہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔

ترجمہ: اور جو تمہاری بیویوں نے چھوڑا اگر ان کا کوئی بچہ نہ ہو تو تمہارے لیے اس (ترکہ) کا آدھا ہے۔ پھر اگر ان کا کوئی بچہ ہو تو جو انہوں نے چھوڑا اس میں تمہارے لیے چوتھا حصہ ہے (یہ) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد ہے جو وہ کریں یا قرض (ہو تو اس) کے (بھی ادا کرنے کے) بعد اور جو تم نے (مرنے کے بعد) چھوڑا اگر تمہارا کوئی بچہ نہ ہو تو تمہاری بیویوں کے لیے اس ترکہ میں سے چوتھا حصہ ہے پھر اگر تمہارا بچہ ہو تو جو تم نے مال چھوڑا اس میں سے ان کے لیے آٹھواں حصہ ہے (یہ چوتھا یا آٹھواں حصہ) اس وصیت کے بعد ہے جو تم کر و یا قرض کے بعد ہے اور اگر وہ مرد کہ جس (کے ترکہ) کا وارث بنایا جا رہا ہے کلالہ ہو (کہ اس کے پیچھے نہ ماں باپ ہوں نہ اولاد) یا (کلالہ) عورت (ہو) اور اس (کلالہ) کا (ماں کی طرف سے) ایک

بھائی یا بہن (وارث) ہو تو ان میں سے ہر ایک کی لیے چھٹا حصہ ہے۔ پھر اگر وہ بہن بھائی اس سے زیادہ ہوں تو اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد جو کی جائے یا قرض (ادا کرنے) کے بعد وہ سب تہائی میں شریک ہیں۔ جبکہ وہ (وصیت میں تہائی سے) تجاوز کرکے (وارثوں کو) نقصان پہنچانے والا نہ ہو یہ اللہ کی طرف سے (تمہارے لیے) حکم ہے اور اللہ خوب علم والا اور حوصلے والا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ،اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ ،وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ،وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ، وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً، فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ، يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ) (4)

ترجمہ: (اے حبیب ﷺ) لوگ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو اللہ تمہیں کلالہ (کی وراثت) کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے (وہ یہ کہ) اگر کوئی ایسا مرد فوت ہو جائے (جس کا باپ اور) کوئی بچہ (بیٹا بیٹی) نہ ہو اور اس کی ایک (سگی یا باپ شریک) بہن ہو تو اس کے لیے اس (مال) کا آدھا ہے جو اس نے چھوڑا اور وہ (مرد جس کی بہن فوت ہوئی) اپنی بہن (کے کل ترکہ) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو پھر اگر (کلالہ کی) دو بہنیں (وارث) ہوں تو ان کے لیے (اس کے) اس (مال) میں سے جو اس نے چھوڑا دو تہائی ہے اور اگر وہ (کلالہ کے وارث) کئی ایک بہن بھائی ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہوگا اللہ تمہارے لیے (اپنے احکام) واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر شئی کو خوب جاننے والا ہے۔

مقدمہ

سوال۔علم فرائض کی تعریف،موضوع اورغرض وغایت بیان کریں؟

جواب۔فرائض فریضۃ کی جمع ہے۔جس کے معنی ہیں مقررہ حصہ اوراصطلاح میں علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ میت کے ترکہ (مرنے والے کا بچاہوا مال) میں میت کے ورثاء کا پوراپوراحق معلوم ہوجائے۔

موضوع

علم فرائض کا موضوع ترکہ اور وارث ہے۔کیونکہ علم فرائض میں ترکہ اور وارث کے متعلق ہی بحث ہوتی ہے کہ متوفّٰی کے ترکہ کے کون کون سے افراد وارث بنتے ہیں۔

غرض وغایت

ورثاءتک ان کاپوراپوراحق پہنچانا یہ علم فرائض کی غرض وغایت ہے۔

سوال ۔قرآن وحدیث کی روشنی میں علم فرائض کی اہمیت پرروشنی ڈالیں؟

جواب۔حقوق وفرائض کی ادائیگی سے قابلِ رشک نظام حیات تشکیل پاتا ہے۔

جیسے زندہ افراد کے اموال سے لوگوں کے حقوق وابستہ ہوتے ہیں اسی طرح مردہ لوگوں کے اموال میں دوسرے لوگوں کاحق ہے۔اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین کے واسطہ سے لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور افراد کے حقوق کاتعین کیا قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعاً فَرِیْضَةً مِنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْماً حَکِیْماً (5)

ترجمہ۔ تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون تمہارے لیے نفع میں زیادہ قریب ہے (یہ وراثت) اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا (فرض) ہے بے شک اللہ بڑے علم وحکمت والا ہے۔

مذکورہ بالا آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ نارسا عقل انسانی انسانوں کے صحیح حقوق کا احاطہ نہیں کر سکتی ۔ بلکہ انسانی فکر کے مطابق نفع ونقصان کا معیار قانون الٰہی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔لہذا جس کسی کا جو جو حصہ قدرت نے مقرر کر دیا ہے اس کی حقیقت اگر چہ معلوم نہ ہو سکے وہ تقسیم الٰہی بہرحال انسانوں کے لئے بہتر اور مفید ہے۔حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ فَرَّ مِیْرَاثَ وَارِثَهٗ قَطَعَ اللّٰهُ مِیْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (6)

ترجمہ: جو شخص اپنے وارث کی میراث سے راہ فرار اختیار کرے گا تو اللہ تعالی قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کاٹ دے گا۔

ایک دوسرے مقام پر حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ (7)

ترجمہ۔اے لوگو! علم فرائض کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ یہ نصف علم ہے۔

سوال۔ علم فرائض کے نصف علم ہونے کی وضاحت کریں؟

جواب۔ علم فرائض کے نصف علم ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں

ا۔ باعتبار حالت

انسان کی دو حالتیں ہیں ۔زندگی اور موت ۔علم فرائض کے علاوہ باقی تمام دینی علوم کا تعلق انسان کی حالت حیات سے ہے۔جبکہ علم فرائض کا تعلق انسان کی حالت ممات سے ہے۔

2۔ باعتبار سبب مِلک

ملک کے دو سبب ہیں

الف۔ضروری

ب۔اختیاری

علم فرائض کے علاوہ باقی تمام علوم ملک اختیاری کا سبب بنتے ہیں ۔جبکہ علم فرائض ملک ضروری کا سبب بنتا ہے۔فقہاء بیان فرماتے ہیں کہ وارث اگر اپنا حصہ لینے سے انکار کردے تو قاضی اسکا حصہ جبراً اس کے حوالے کردے۔(8)

سبق نمبر 1

ترکہ سے متعلق حقوق کا بیان

سوال۔ میت کے اموالِ متروکہ سے کون کونسے حقوق وابستہ ہیں وضاحت کریں۔

جواب۔ میت کے اموالِ متروکہ سے بالترتیب چار حقوق وابستہ ہوتے ہیں۔(1)

۱۔ تجہیز و تکفین ۲۔ قضائے دَین ۳۔ وصیت ۴۔ تقسیم وراثت

۱۔ تجہیز و تکفین

ترکہ سے متعلق پہلا حق تجہیز و تکفین ہے۔ جہاز ایسے ضروری امور کو کہا جاتا ہے کہ سفر کے دوران مسافر جن کی طرف محتاج ہو۔ اس طرح تجہیز کا مطلب یہ ہوا کہ میت کے سفرِ آخرت میں میت کے لئے ضروری اشیاء کو فراہم کرنا۔ جیسے غسل تابوت اور کفن و دفن۔ تکفین بھی تجہیز میں داخل ہے۔ یہ تخصیص بعد التعمیم ہے۔

معیار کفن باعتبار قیمت

میت کو کفن دیتے وقت یہ دیکھا جائے گا کہ میت اپنی زندگی میں کیسا لباس زیب تن کیا کرتا تھا۔ جس معیار کا کپڑا وہ اپنی زندگی میں استعمال کیا کرتا تھا۔ کفن بھی اسی معیا[illegible] کے کپڑے کا دیا جائے گا۔ اس معیار سے قیمتی کپڑے میں کفن دینے کو تبذیر (فضول خرچی) کہتے ہیں اور اس معیار سے گھٹیا کپڑے میں کفن دینے کو تقتیر (کمی کرنا) کہتے ہیں۔

اگر کسی شخص کا معیارلباس مختلف ہو یعنی کبھی تو وہ کام کاج کے لئے ادنیٰ سالباس پہنتا ہو اور کبھی دوستوں سے ملاقات کے لئے اوسط درجے کا لباس پہنتا ہو اور کبھی تقریبات میں شمولیت کے لئے اعلیٰ درجے کا لباس پہنتا ہو تو ایسے افراد کو اوسط درجے کے لباس کی قیمت کا کفن دیا جائے۔(2)

معیارِ کفن باعتبارِ عدد

مرد کیلئے مسنون کفن تین کپڑے ہیں۔

۱۔لفافہ ۲۔ازار ۳۔قمیص

اور عورت کے لئے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں۔

۱۔لفافہ ۲۔ازار ۳۔قمیص ۴۔خمار ۵۔خرقہ

نمبر شمار	کپڑے کا نام	لمبائی	چوڑائی	کفیت
۱	لفافہ	پونے تین گز	سوا گز سے ڈیڑھ گز	سر سے پاؤں دونوں طرفوں سے ایک ایک بالشت کپڑا زائد ہونا چاہیے لفافہ وہ کپڑا ہے جو میت پر تمام کپڑوں کے بعد لپیٹا جاتا ہے
۲	ازار	اڑہائی گز 2.5	سوا گز سے ڈیڑھ گز	ازار وہ کپڑا ہے جو لفافہ سے پہلے میت پر استعمال ہوتا ہے اور یہ سر سے پاؤں تک ہے

۳	قمیص	اڑہائی گز	ایک گز کافی ہے	قمیص وہ کپڑا ہے جو ازار سے بھی پہلے میت پر استعمال ہوتا ہے اور یہ کندھوں سے گھٹنوں تک ہوتا ہے۔
۴	خمار	ڈیڑھ گز	تقریباً ۱۲ گرہ	خمار وہ کپڑا ہے جس کے ساتھ عورت کا سر ڈھانپا جائے۔
۵	خرقہ	دو گز	سوا گز	خرقہ وہ کپڑا ہے جس کے ساتھ عورت کے سینے کو مربوط کیا جاتا ہے یہ سینہ سے لیکر ران تک ہوتا ہے

نوٹ۔ مذکورہ بالا کفن ایک نوجوان سال کامل قد والے شخص کا ہے بچے اور پست قد شخص کا کفن اس کے مطابق بنایا جائے۔

طریقہ تکفین

مرد کو کفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے چارپائی پر لفافہ کو بچھایا جائے پھر اس پر ازار کو بچھایا جائے۔ اس کے بعد میت کو قمیص پہنا کر ازار پر رکھا جائے پھر میت کو اس طرح لپیٹیں کہ ازار کی بائیں طرف سے ابتدا کی جائے اور اس کے بعد دائیں طرف کو میت پر لپیٹا جائے۔ ازار کے بعد لفافہ کو بھی اسی طرح لپیٹا جائے۔

2. قضائے دین

ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی تجہیز و تکفین کے بعد میت کا جو مال بچ جائے اس مال سے میت کے قرض کو اتارا جائے۔(3)

قرض کی اقسام:

قرض کی دو اقسام ہیں

1۔حقوق اللہ سے متعلق 2۔حقوق العباد سے متعلق

اول کا حکم وصیت کا ہی ہے۔وصیت کرے تب ادا کیا جائے گا اور وہ بھی 1/3 تک اور دوسرے کا ثبوت (حقوق العباد سے متعلق) دو چیزوں سے ہوتا ہے۔

1۔شرعی شہادت 2۔اقرار میت

پھر اقرار میت کی دو قسمیں ہیں۔

1۔حالت صحت میں اقرار 2۔مرض الموت میں اقرار

قرض کی دو قسمیں ہیں۔

1۔وہ قرض جو حقوق العباد سے متعلق ہو مثلاً کسی سے رقم ادھار لی تھی، کوئی چیز خریدی تھی وغیرہ۔

2۔وہ قرض جو حقوق اللہ سے متعلق ہو مثلاً حج فرض تھا ادا نہیں کیا، زکوٰۃ فرض تھی ادا نہ کی وغیرہ۔

حقوق العباد سے متعلق قرض کا ثبوت

حقوق العباد سے متعلق قرض کا ثبوت دو طرح سے ہوتا ہے

1۔ وہ قرض جو شرعی شہادتوں سے ثابت ہو۔ (عام ازیں کہ میت نے وہ قرض حالت صحت میں لیا ہو یا مرض الموت میں لیا ہو) اور جو قرض حالت صحت میں میت کے اقرار سے ثابت ہو۔ وہ قرض سب سے پہلے ادا کیا جائے گا۔ اور وہ قرض جو مرض الموت میں میت کے اقرار کرنے سے ثابت ہو وہ بعد میں ادا کیا جائے گا۔

2۔ وہ قرض جو میت کے اقرار کے ساتھ ثابت ہو البتہ حالت صحت میں کیے گئے اقرار سے ثابت شدہ قرض کو مرض الموت میں کیے گئے اقرار سے ثابت شدہ قرض سے پہلے ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر تجہیز و تکفین کے بعد ترکہ اتنا بچے کہ اس کے ساتھ مکمل قرض ادا نہ ہوسکتا ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ قرض خواہ ایک ہے یا ایک سے زائد ہیں اگر قرض خواہ ایک ہو تو تمام ترکہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور باقی ماندہ قرض میت کے ذمہ ہوگا قرض خواہ چاہے تو معاف کر دے یا دار جزا کیلئے محفوظ کر لے۔

اگر قرض خواہ ایک سے زائد ہوں تو ان کے قرض کے تناسب سے وہ ترکہ قرض خواہوں کے مابین تقسیم کر دیا جائے اور باقی ماندہ میت کے ذمہ ہوگا۔ قرض خواہ چاہیں تو وہ قرض معاف کر دیں اور اگر چاہیں تو دار جزا کیلئے چھوڑ دیں۔

حقوق اللہ سے متعلق قرض کا حکم

اگر قرض حقوق اللہ سے وابستہ ہو تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ اس قرض کی ادائیگی کی وصیت نہ کی گئی ہوگی۔

۲۔ یا اس قرض کو ادا کرنے کی وصیت کی گئی ہوگی۔

پہلی صورت میں ادائیگی قرض ضروری نہیں ہے اور دوسری صورت میں یعنی میت نے حقوق اللہ سے وابستہ قرض کو پورا کرنے کی وصیت کی ہو تو ورثا پر ضروری ہے کہ قرضوں کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ مال کے تیسرے حصہ سے وصیت کو پورا کریں۔ ایک فوت شدہ نماز کے بدلہ میں آدھا صاع گندم (سوا دو سیر گندم) دی جائے۔ اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتروں کے بدلہ میں آدھا صاع گندم صدقہ کریں۔

اسی طرح اگر سفر یا مرض کی وجہ سے کسی شخص کے رمضان المبارک کے روزے فوت ہو گئے ہوں اور پھر اس شخص کو ان روزوں کی قضائی دینے کا موقع ملا اور وہ نہ دے سکا۔ اور قضائی دیئے بغیر ہی فوت ہو گیا ہو اور فوت ہوتے وقت یہ وصیت کی کہ ہر روزے کے بدلہ میں میرے مال سے صدقہ کر دینا تو ورثاء پر ضروری ہے کہ لوگوں کے قرض ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ مال کے تیسرے حصہ سے ہر روزہ کے عوض آدھا صاع گندم صدقہ کریں اور اسی طرح اگر میت فرض شدہ حج کی ادائیگی نہ کر سکے اور فوت ہو جائے البتہ فوت ہوتے وقت ورثاء کو اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت کر گیا ہو تو ورثاء پر ضروری ہے کہ اس کے ثلث مابقی سے حج کریں اور اگر وصیت کے بغیر ہی میت کی طرف سے حج کیا تو امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ اس حج کو میت کی طرف سے قبول فرمالے گا۔

۳۔ وصیت

ترکہ سے متعلق تیسرا حق وصیت ہے۔ اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلاں جگہ صرف کر دینا یا مدرسہ بنا دینا یا مسجد بنا دینا وغیرہ وغیرہ تو تجہیز و تکفین اور ادائے قرض کے بعد میت کی جائیداد کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور اس کے تیسرے حصہ میں میت کی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔ خواہ تکمیل وصیت میں تمام ورثاء یا بعض ورثاء اختلاف ہی کیوں نہ کریں اور باقی دو تہائی حصہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور دوسرے بعض متفق ورثاء کے حصہ میں بھی وصیت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور اگر تمام ورثاء تکمیل وصیت پر اتفاق کر لیں تو ترکہ کا پہلا اور دوسرا حق نکال کر جو مال بچے اس مال کے ساتھ میت کی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔ (4)

۴۔ تقسیم میراث

ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ میت کی تجہیز و تکفین، ادائیگی قرض اور تعمیل وصیت کے بعد میت کا جو مال بھی بچے اس مال میں ترتیب شرعی کے ساتھ تقسیم کی جائیگی یعنی قرآن مقدس و سنت رسول ﷺ اور اجماع امت سے جو ترتیب ثابت ہے۔ اس ترتیب کو تقسیم میراث میں ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ (5)(6)

سوال۔ قرآن وسنت اور اجماع امت کے حوالہ سے ورثاء کی ترتیب بیان کریں؟

جواب۔ تقسیم میراث میں مندرجہ ذیل ترتیب ثابت ہے۔

ا۔ اصحاب فرائض

سب سے پہلے اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دیا جائے گا اور اصحاب فرائض وہ افراد ہیں کہ قرآن مقدس، سنت رسول ﷺ اور اجماع امت میں جن افراد کا حصہ مقرر ومعین ہے۔(6)

وہ اصحاب فرائض بارہ ہیں ان میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں ہیں۔

مرد حضرات

باپ۔ دادا۔ خیفی بھائی (والدہ کی طرف سے بھائی)۔ خاوند

عورتیں

بیوی، بیٹی، پوتی، والدہ، دادی، اخوات شقیقہ (سگی بہنیں) اخوات ابویہ (باپ کی طرف سے بہنیں) اخوات امیہ (والدہ کی طرف سے بہنیں)۔

۲۔ عصبات نسبیہ

اگر اصحاب فرائض نہ ہوں یا اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو کچھ ترکہ (مال) بچ گیا ہو تو وہ عصبات نسبیہ کو دیا جائیگا اور عصبات نسبیہ وہ افراد ہیں جو نسبی قرابت کی جہت سے عصبہ ہیں۔(7)

عصبات نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ عصبہ بنفسہ ۲۔ عصبہ بغیرہ ۳۔ عصبہ مع غیرہ

۳۔ عصبات سببیہ

اگر عصبات نسبیہ نہ ہوں تو میت کا مال عصبات سببیہ کو دیا جائیگا۔ عصبہ سببی اس فرد کو کہتے ہیں جو اپنے غلام کو آزاد کرنے کی جہت سے عصبہ بنے۔ اور عصبہ (عام ازیں کہ وہ نسبی ہو یا سببی ہو) اس شخص کو کہتے ہیں جو اصحاب فرائض سے بچ جانے والے تمام مال کو سمیٹ لے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو پھر تمام مال کا وہی شخص مالک بنے۔(8)

۴۔ عصبۃ العصبات السببیہ

اگر عصبہ سببی (غلام آزاد کرنے والا شخص) نہ ہو تو پھر اس عصبہ سببی کے بعد عصبہ مذکر کو مال دیا جائے گا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا ترث النساء من الولاء الا اعتقن او اعتق من اعتقن

ترجمہ۔ عورتیں ولاء کی وارث نہیں بنیں گی مگر یہ کہ انہوں نے خود کسی غلام کو آزاد کیا ہو۔ یا ان کے آزاد شدہ غلام نے کسی کو آگے آزاد کیا ہو۔(9)

۵۔ رد علی اصحاب الفرائض النسبیہ

اگر عصبات نہ ہوں تو اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ ترکہ بھی انہی اصحاب فرائض پر سابقہ تناسب سے دوبارہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ رد (دوبارہ تقسیم) فقط انہی افراد پر ہوسکتا ہے جو کہ نسبی اصحاب فرائض ہیں۔ جیسے دادی اور والدہ وغیرہ اور جو سببی اصحاب فرائض ہین جیسے خاوند اور بیوی۔ ان پر رد نہ کیا جائے۔(10)

۶۔ذوی الارحام

اگر اصحاب فرائض نہ ہوں اور نہ ہی عصبات ہوں تو پھر میت کی جائیداد ذوی الارحام کو دے دی جائیگی اور ذوی الارحام میت کے ایسے قریبی افراد ہیں جو نہ تو میت کے عصبہ ہوں اور نہ ہی ذوی الفروض ہوں۔

۷۔مولیٰ الموالات

اگر میت کے ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو پھر میت کی جائیداد مولیٰ الموالات کو دی جائیگی۔مولیٰ الموالات اس شخص کو کہتے ہیں کہ جسے مجہول النسب شخص یوں کہے کہ تو میرا مولیٰ (مالک) ہے۔اگر میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہے اور اگر میں کوئی جنایت کرلوں تو تو اسکی دیت دے گا۔اس مجہول النسب کے کہنے پر دوسرے شخص نے بھی اقرار کرلیا تو ایسے اقرار کرنے والے دوسرے شخص کو مولیٰ الموالات کہتے ہیں۔اور اگر دوسرا شخص بھی مجہول النسب ہو اور وہ پہلے شخص سے ویسی ہی بات کرے جس طرح کی بات پہلے شخص نے کی تھی یعنی اگر میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہے اور اگر میں کسی قسم کی جنایت کرلوں تو تو دیت دے گا۔اور پہلا شخص بھی اقرار کرلے تو اب یہ پہلا شخص بھی دوسرے شخص کا مولیٰ الموالات بن جائیگا اقرار کرنے والا شخص دوسرے کا وارث ہوگا۔

۸۔المُقرّ لہ بالنسب علی الغیر

اگر میت کے مولیٰ الموالات بھی نہ ہوں تو پھر میت کی جائیداد ایسے شخص کو ملے گی کہ جس کے لئے میت نے ایسے نسب کا اقرار کیا ہو کہ وہ نسب غیر کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہو اور اس غیر شخص نے اس اقرار کو تسلیم نہ کیا ہو اور وہ اقرار کرنے والا شخص آخر عمر تک اسی اقرار پر قائم رہا ہو اور وہ اقرار شرعاً معتبر بھی ہو گویا مولیٰ الموالات کی عدم موجودگی میں جائیداد ایسے شخص کو ملے گی کہ جس کے لئے میت نے مندرجہ ذیل چار شرائط کے ساتھ نسب کا اقرار کیا ہو۔

1۔ میت نے جس نسب کا اقرار کیا ہے وہ شرعاً معتبر بھی ہو کیونکہ جس شخص کے لئے شرعاً اقرار معتبر نہ ہوگا اسے میت کی جائیداد نہیں مل سکتی۔ مثلاً میت نے اپنے باپ یا دادا کے ہم عصر شخص کو اپنا بھائی قرار دے دیا ہو۔ اب چونکہ اقرار کرنے والے کا یہ اقرار شرعی طور پر معتبر نہیں ہے لہذا ایسا شخص جائیداد کا حق دار نہ ہوگا۔

2۔ میت نے جس کے نسب کا اقرار کیا ہے وہ نسب غیر کی طرف بھی رجوع کرتا ہو اور اگر غیر کی طرف رجوع نہ کرتا ہو تو اسے مقرلہ کی صف میں شمار نہ کیا جائے گا۔ مثلاً میت نے کسی مجہول النسب شخص کو (جو اس کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے) یہ کہہ دیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اب نسب چونکہ میت کی طرف رجوع کرتا ہے لہذا اسے مقرلہ شمار نہ کیا جائے گا بلکہ اسے میت کا حقیقی بیٹا شمار کیا جائے گا۔

3۔ وہ نسب جس غیر شخص کی طرف رجوع کرتا ہے اس شخص نے یہ نسب تسلیم نہ کیا ہو۔ کیونکہ اگر اس غیر شخص نے اس مفروضہ نسب کو قبول کر لیا تو وہ شخص جس کے

لئے یہ نسب فرض کیا گیا ہے اب مقرلہ بالنسب کے درجہ میں نہ رہے گا۔ بلکہ یا تو وہ ذوی الفروض سے بن جائے گا یا پھر وہ عصبات سے بن جائے گا۔

4۔ اقرار کرنے والا شخص وفات کے وقت اپنے سابقہ اقرار پر قائم بھی ہو۔ کیونکہ اقرار کرنے والا شخص اگر موت سے پہلے اپنے اس سابقہ اقرار سے پھر گیا تو ایسے مقرلہ کو میت کی طرف سے جائیداد نہ ملے گی۔

9۔ الموصیٰ لہ

اگر میت کا کوئی مقرلہ بھی نہ ہو تو میت نے جس کے لئے تہائی مال سے زیادہ یا کل مال کی وصیت کی ہو اسے جائیداد ملے گی۔

10۔ بیت المال

اگر میت کا کوئی موصی لہ بھی نہ ہو تو مال کو ضائع ہونے سے بچانے کی خاطر مال کو بیت المال میں جمع کرا دیا جائے جسے تمام مسلمانوں کے مصالح کے لئے صرف کیا جائے گا۔ بشرطیکہ بیت المال دیانت دار لوگوں کے زیر عمل ہو۔

اسباب ارث

سوال۔ جن امور کے بسبب کوئی شخص میت کی جائیداد کا وارث بنتا ہے ان امور کی وضاحت کریں؟

جواب۔ جو امور کسی شخص کو میت کا وارث بناتے ہیں وہ تین ہیں۔

1۔حقیقی قرابت

نسبی رابطہ اسباب ارث میں سے پہلا سبب ہے۔ جیسے والدین ، اولاد ، بھائی اور چچے وغیرہ۔

2۔نکاح

مرد اور عورت کے درمیان نکاح صحیح اسباب ارث میں سے دوسرا سبب ہے نکاح صحیح کے بعد اگرچہ دخول یا خلوت صحیحہ نہ بھی ہو تو پھر بھی یہ نکاح توریث کا سبب بنتا ہے۔

3۔حکمی قرابت

جب مالک اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے تو سابقہ مالک اور آزاد شدہ غلام کے درمیان حکمی قرابت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے مالک کو قدرت کی طرف سے ایک صلہ ملا ہے۔ جسے ولاء العتق کہتے ہیں۔

ارکان اِرث

سوال۔ ارکان ارث کی وضاحت کریں؟

جواب۔ ارث کے تین ارکان ہیں۔

1۔ مورث

جس مرنے والے شخص کی جائیداد کے دوسرے لوگ مستحق بنیں اس مرنے والے شخص کو مورث کہتے ہیں۔

2۔ وارث

جو شخص حقیقی قرابت یا نکاح یا ولاء العتق کے سبب میت کے متروکہ مال کا مستحق بنتا ہے اسے وارث کہتے ہیں۔

3۔ موروث

جس مملوکہ شے کو میت دنیا میں چھوڑ جائے اسے موروث کہتے ہیں۔

سبق نمبر2

موانع ارث کا بیان

سوال۔ میت کی جائیداد کا وارث بننے سے جو امور مانع ہیں ان کی وضاحت کریں

جواب۔ موانع ارث چار ہیں۔

1۔رقیت 2۔قتل 3۔اختلاف دین 4۔اختلاف دار

1۔رقیت (غلامی)

شرعی غلام یا لونڈی ہونا یہ پہلا مانع ارث ہے۔عام ازیں کہ رقیت کامل ہو (جیسے قن یعنی مکمل غلام) یا رقیت ناقص ہو (جیسے مکاتب۔مدبر اور ام ولد)۔

مکاتب

مکاتب وہ غلام ہے کہ جسے اس کا مولی یہ کہہ دے کہ تو مجھے اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہے۔

مدبر

وہ غلام ہے کہ جسے اسکا مولی یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے

ام ولد

وہ لونڈی ہے کہ جس سے اس کے مالک کا بچہ جنم لے ان کا نومولود بچہ تو جنم لیتے ہی آزاد ہو جائے گا البتہ وہ لونڈی اپنے مالک کے مرنے کے بعد خود بخود آزاد ہو جائے گی۔

2۔قتل (جان سے مار ڈالنا)

کسی شخص کو جان سے مار ڈالنا یہ دوسرا مانع ارث ہے۔یعنی جس قتل سے قاتل پر قصاص یا کفارہ لازم آئے تو ایسا قاتل مقتول کی جائیداد سے محروم رہے گا۔قتل کی اقسام مع الاحکام ملاحظہ ہوں۔

1۔قتل عمد

جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو۔خواہ وہ تیز دھار آلہ سے ہو یا تیز دھار آلہ کے علاوہ کسی دوسرے ہتھیار (بندوق وغیرہ) سے ہو تو اسے قتل عمد کہتے ہیں قتل عمد کے ساتھ قصاص لازم آتا ہے۔

2۔قتل شبہ عمد

جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو لیکن قتل کسی ایسی چیز سے ہو جو نہ تو تیز دھار ہو اور نہ ہی بطور ہتھیار استعمال ہو۔جیسے لاٹھی یا اینٹ سے قتل کرنا تو ایسے قتل کو قتل شبہ عمد کہتے ہیں اور ایسے قتل میں قاتل پر کفارہ لازم آتا ہے کفارہ یہ ہے کہ مسلمان غلام آزاد کیا جائے مسلمان غلام نہ ملنے کی صورت میں متواتر ساٹھ روزے رکھے جائیں اور قاتل کی عاقلہ پر دیت مغلظہ واجب ہے جو تین سال میں ادا کی جائے گی۔

3۔قتل خطاء

جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر نہ ہو بلکہ وہ قتل غلطی سے واقع ہو۔جیسے کسی شکار پر چھوڑی گئی گولی اتفاق سے کسی آدمی کو لگ جائے اور وہ آدمی مر

جائے تو ایسے قتل میں قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے جو تین سال میں ادا کی جائے گی اور اس قاتل پر قتل کا گناہ نہیں ہے البتہ بے احتیاطی برتنے کا گناہ ہے۔ قتل کی ان مذکورہ تینوں صورتوں میں قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہوتا ہے بشرطیکہ وہ قاتل مکلف ہو۔

4۔ قائم مقام قتل خطاء

جو قتل سونے کی حالت میں کسی دوسرے شخص پر گرنے کی وجہ سے ظاہر ہو وہ قائم مقام قتل خطاء ہے ایسے قاتل پر قتل خطاء کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے۔

5۔ قتل بسبب

کسی شخص نے دوسرے کی زمین پر گڑھا کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو یہ قتل بسبب ہوگا۔ ایسی صورت میں اس شخص پر نہ تو قصاص لازم ہے اور نہ ہی کفارہ لازم ہے۔ البتہ اس کے عصبہ کے ذمہ دیت ہے۔ اس نوعیت کا قتل محرومی وراثت کا باعث نہیں بنتا ہے۔

3۔ اختلاف دِین (مذہب)

وارث اور مورث ان دونوں میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم، ونا یہ وارث کے لئے تیسرا مانع ارث ہے۔

4۔اختلاف دار (ملک)

غیر مسلم وارث اور غیر مسلم مورث کے ملکوں کا مختلف ہونا یہ وارث کیلئے چوتھا مانع ارث ہے۔وارث اور مورث کے ملکوں کا اختلاف یا تو حقیقی ہوگا یا حکمی ہوگا۔

حقیقی اختلاف دار یہ ہے کہ وارث اور مورث ان دونوں میں سے کوئی ایک دارالاسلام میں ہو اور دوسرا دارالحرب میں ہو جیسے حربی اور ذمی۔

(حربی اس کافر کو کہتے ہیں جو دارالحرب میں رہتا ہو اور دارالاسلام میں رہنے والوں کیلئے ہلاکت کے نظریات رکھتا ہو۔ اور ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو دارالاسلام میں رہتا ہو اور اس پر جزیہ مقرر ہو)

حکمی اختلاف یہ ہے کہ دونوں (وارث اور مورث) میں سے کوئی ایک شرعی اعتبار سے دارالاسلام سے ہو اور دوسرا دارالحرب سے ہو اگر چہ دونوں ایک ہی اسلامی ملک میں رہ رہے ہوں۔جیسے مستامن اور ذمی۔

(مستامن اس کافر کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کی امان لے کر دارالاسلام میں رہ رہا ہو) اور اس طرح ایسے دو حربی جو دو مختلف ملکوں سے تعلق رکھتے ہوں اور دونوں امان لیکر دارالاسلام میں رہ رہے ہوں اب اگر چہ یہ دونوں شخص ایک ہی ملک (دارالاسلام) میں رہ رہے ہوں ۔لیکن شرعاً انہیں دو مختلف ملکوں کے باشندے تصور کیا جائے گا۔ اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے مرنے پر دوسرے کو جائیداد کا وارث نہ بنایا جائے گا۔

وضاحت

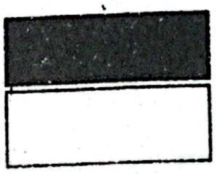
مسلمان کا وارث خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ رہتا ہو وہ اپنے مورث کی جائیداد سے وراثت پائے گا۔ اور وہ غیر مسلم افراد جو مختلف ملکوں میں رہتے ہوں اور ان ملکوں میں باہمی صلح بھی نہ ہو تو اسلامی نظامِ وراثت میں ایک ملک کا غیر مسلم باشندہ دوسرے ملک میں رہنے والے غیر مسلم باشندے کا وارث نہ ہو سکے گا۔ خواہ ان ملکوں کے اختلاف حقیقی ہوں یا حکمی ہوں۔

سبق نمبر 3

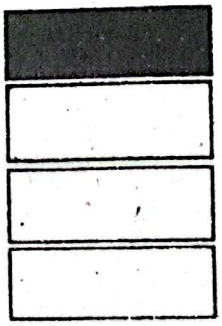
میراث کے حصوں کا بیان اور مسائل کا طریقۂ تخریج

نوعِ اول

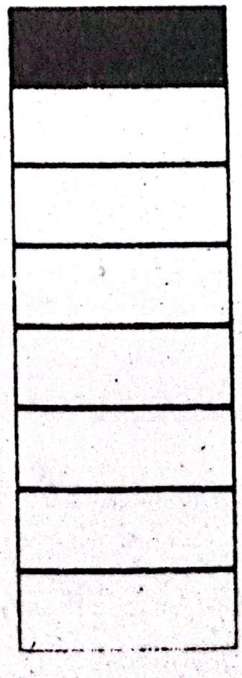
$\frac{1}{2}$ نصف



$\frac{1}{4}$ ربع

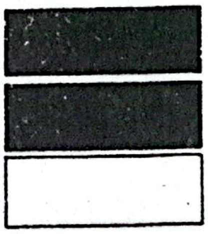


$\frac{1}{8}$ ثمن

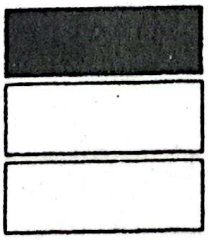


نوعِ ثانی

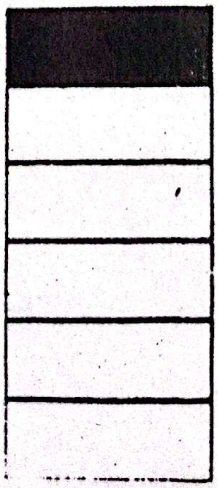
$\frac{2}{3}$ ثلثان



$\frac{1}{3}$ ثلث



$\frac{1}{6}$ سدس



سوال۔ قرآن مقدس میں معین حصص اور انکے مستحقین کی وضاحت کریں۔

جواب۔ قرآن مقدس میں چھ معین حصوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

ا۔نصف (1/2) 2۔ربع (1/4) 3۔ثمن (1/8)

ان تین معین حصوں کو "نوع اول" کہتے ہیں۔

4۔ثلثان (2/3) 5۔ثلث (1/3) 6۔سدس (1/6)

ان تین معین حصوں کو "نوع ثانی" کہتے ہیں۔

مستحقین حصص

مندرجہ بالا چھ حصوں کے مستحق حضرات کل بارہ ہیں جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔اور ان حضرات کا حصہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے حوالہ سے مقرر ہے۔چار مرد یہ ہیں۔

1۔باپ 2۔جد صحیح 3۔خیفی بھائی 4۔خاوند

آٹھ عورتیں یہ ہیں۔

1۔بیوی 2۔والدہ 3۔جدہ صحیحہ 4۔پوتی 5۔اخوات شقیقہ

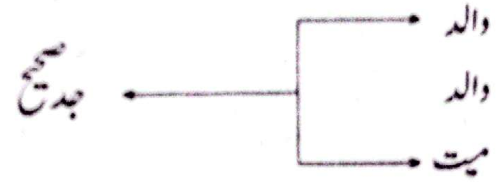
6۔اخوات ابویہ 7۔اخوات امیہ 8۔بیٹی

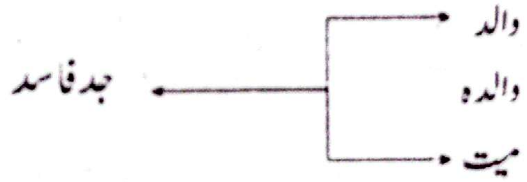
جد صحیح

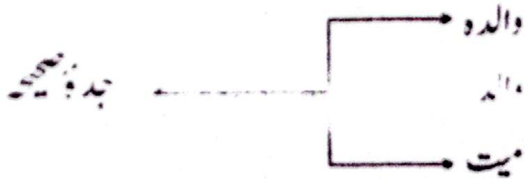
جد صحیح اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب میت کی طرف اسکی نسبت کی جائے تو درمیان میں میت کی والدہ کا واسطہ نہ آئے۔جیسے میت کے باپ کا باپ یعنی دادا اور اگر درمیان میں والدہ کا واسطہ آئے تو اسے جد فاسد کہتے ہیں۔جیسے میت کی والدہ کا باپ یعنی نانا۔

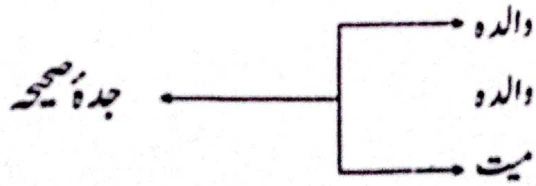
جدۂ صحیحہ

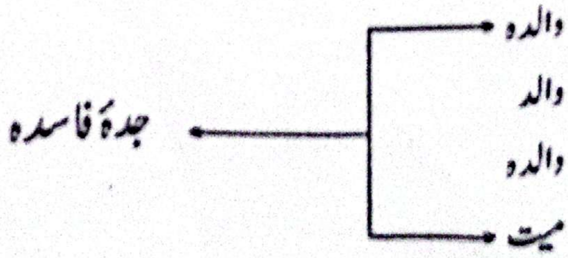
جدہ صحیحہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ جب میت کی طرف اس کی نسبت کی جائے تو درمیان میں جد فاسد کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے باپ کی والدہ یعنی دادی اور والدہ کی والدہ یعنی نانی،اور اگر درمیان میں جد فاسد کا واسطہ آئے تو اسے جدہ فاسدہ کہتے ہیں۔ جیسے والدہ کے باپ کی والدہ یعنی نانا کی والدہ











(1/2) نصف کے مستحقین

1۔خاوند 2۔بیٹی 3۔پوتی 4۔سگی بہن 5۔ابوی بہن

(1/4) ربع کے مستحقین

1۔خاوند 2۔بیوی

(1/8) ثمن کے مستحقین

1۔بیوی (بیوی ایک ہو یا ایک سے زائد)

(2/3) ثلثان کے مستحقین

1۔دو یا دو سے زائد صلبی بیٹیاں 2۔دو یا دو سے زائد صلبی پوتیاں
3۔دو یا دو سے زائد سگی بہنیں 4۔دو یا دو سے زائد ابوی بہنیں

(1/3) ثلث کے مستحقین

1۔والدہ 2۔خیفی بھائی اور بہنیں

(1/6) سدس کے مستحقین

1۔باپ 2۔جد صحیح 3۔والدہ 4۔پوتی 5۔ابوی بہن
6۔جدہ صحیحہ 7۔خیفی بھائی اور بہن

سوال: میراث کے مسائل حل کرنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: میت کی جائیداد تقسیم کرنے سے متعلق مسئلہ مندرجہ ذیل طریقہ سے حل کیا جائے۔

1۔سب سے پہلے لفظ میت لکھا جائے۔مثلاً

میـــــــــــــــــــــــــت

2۔ پھر لفظ میت کے نیچے مناسب فاصلہ رکھ کر میت کے ساتھ ورثاء کا تعلق لکھیں مثلاً زید مر گیا اسکی ایک بیوی، والد اور ایک بیٹا ہے تو انہیں لفظ میت کے نیچے اس طرح لکھیں گے۔

میـــــــــــــــــــــــــت

بیوی	والد	بیٹا

3۔ پھر ہر وارث کے حالات کا جائزہ لیں اور اس کا شرعی حصہ اس کے نیچے لکھ دیں مثلاً بیوی کی دو حالتیں ہیں

1۔ اگر میت کی اولاد ہو تو پھر میت کی بیوی کو کل ترکہ کا ثمن (1/8) حصہ دیا جاتا ہے۔

2۔ اگر میت کی اولاد نہ ہو تو پھر میت کی بیوی کو کل ترکہ کا ربع (1/4) حصہ دیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا صورت میں میت کی اولاد موجود ہے لہذا میت کی بیوی کو کل جائیداد کا (1/8) حصہ دیتے ہوئے لفظ بیوی کے نیچے (1/8) لکھ دیں۔اس طرح میت کے والد کے حالات کا جائزہ لیں اور اس کا شرعی حصہ اس کے نیچے لکھ دیں۔

مثلاً باپ کی تین حالتیں ہیں۔

۱۔ میت کے بیٹے یا پوتے کی موجودگی میں میت کے باپ کو کل ترکہ کا 1/6 حصہ دیا جاتا ہے۔

۲۔ بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں میت کے باپ کو کل ترکہ کا 1/6 حصہ بھی دیا جاتا ہے۔ اور اصحاب فرائض سے کچھ مال بچ جائے تو وہ بھی بطور عصبہ دیا جاتا ہے۔

۳۔ میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں میت کے باپ کو عصبہ شمار کیا جاتا ہے ۔ مذکورہ صورت میں چونکہ میت کی اولاد (بیٹا) موجود ہے لہذا میت کے باپ کو حصہ دیتے ہوئے لفظ باپ کے نیچے (1/6) لکھ دیں۔

اسی طرح میت کے بیٹے کے حالات کا جائزہ لیں اور اس کا شرعی حصہ اس کے نیچے لکھ دیں اور میت کے بیٹے کی حالت یہی ہے کہ وہ عصبہ بنتا ہے لہذا بیٹے کو اس کا شرعی حق دینے کیلئے لفظ بیٹا کے نیچے عصبہ یا ع لکھ دیں۔

ورثاء کے حصص لکھنے کا طریقہ یہ ہے

میــــــــــــــــت

بیوی	والد	بیٹا
1/8	1/6	عصبہ

4۔ میت کے تمام ورثاء کے حصے اگر صرف نوع اول ہی سے ہوں تو سب سے کم حصہ کے مخرج سے مسئلہ بنے گا۔ مثلاً (1/2) اور (1/4) جمع ہو جائیں تو مسئلہ

1/4 کے مخرج سے یعنی 4 سے بنے گا۔لہذا الفظ میت کے اوپر دائیں طرف لکھیں گے (مسئلہ4)

اور اگر (1/2) اور (1/8) جمع ہوجائیں تو مسئلہ 8 سے بنے گا۔لہذا الفظ میت کے اوپر دائیں طرف لکھیں گے (مسئلہ 8)(اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسئلہ 8 سے بنا)

اس طرح میت کے تمام ورثاء کے حصے اگر نوع ثانی سے ہی ہوں تو پھر بھی مسئلہ ان حصوں میں سے اقل حصے کے مخرج سے بنے گا۔مثلاً (1/6) کے ساتھ (2/3) ہو یا (1/3) ہو تو بہر دو صورت مسئلہ 6 سے بنے گا اور حصے داروں کے حصے اگر دونوں انواع سے آجائیں تو پھر مسئلہ کی تخریج اس طرح ہوگی۔

1۔ اگر نوع اول میں سے (1/2) اور نوع ثانی میں سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی ہوں تو مسئلہ 6 سے بنے گا۔

2۔ اگر نوع اول سے (1/4) ہو اور نوع ثانی میں سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی ہوں تو مسئلہ 12 سے بنے گا۔

3۔ اگر نوع اول سے (1/8) ہو اور نوع ثانی میں سے کوئی ایک ہو یا تمام ہو تو مسئلہ 24 سے بنے گا۔

مذکورہ مسئلہ کو غور سے دیکھیں نوع اول سے (1/8) ہے اور نوع ثانی سے (1/6) ہے لہذا قاعدہ کے مطابق مسئلہ 24 سے بنے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ جائیداد کو 24 حصوں میں تقسیم کردیا جائے اور 24 کا چھٹا حصہ یعنی 4 مرنے والے

کے والد کو دیا جائے اور 24 حصوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی 3 مرنے والے کی بیوی کو دیا جائے۔اور 24 میں سے میت کی بیوی اور اس کے والد کا حصہ (7) نکال کر جو کچھ بھی بچا ہے (یعنی 17) وہ میت کے بیٹے کو میت کا عصبہ ہونے کی وجہ سے دے دیا جائے۔مسئلہ کا مکمل حل ملاحظہ ہو۔

مسئلہ 24

میـــــــــــــــــــــــــــــــــت

بیوی	والد	بیٹا
1/8	1/6	عصبہ
3	4	17

سبق نمبر 4

اعداد کے درمیان نسبت کا بیان

سوال۔ دو عددوں کے درمیان کون کون سی نسبت ہو سکتی ہے وضاحت سے بیان کریں۔

جواب۔ دو عددوں کے درمیان مندرجہ ذیل نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور ہوگی۔

1۔تماثل 2۔تداخل 3۔توافق 4۔تباین

1. تماثل

جو دو عدد باہم برابر ہوں ایسے دو عددوں میں تماثل کی نسبت ہوگی اور ان دو عددوں میں سے ہر ایک عدد کو متماثل کہیں گے۔ جیسے 5 اور 5، 9 اور 9، 10 اور 10 (1)

2. تداخل

جو دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور ان میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو دو عددوں کے درمیان تداخل کی نسبت ہوگی اور ان دو عددوں میں سے ہر ایک عدد کو متداخل کہیں گے۔

جیسے 4 اور 8، ۔۔۔9 اور 27 ۔۔۔16 اور 48 (2)

3. توافق

جو دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور ان میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو بلکہ ان دو عددوں کے علاوہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو پورا پورا تقسیم کر دے تو ان دو عددوں میں توافق کی نسبت ہوگی اور ان دو عددوں میں سے ہر ایک کو

متوافق کہیں گے۔ جیسے 6اور 9۔۔۔12اور 16۔۔۔32اور 36(3)

4. تباین

جو دو عدد چھوٹے بڑے ہوں۔ان میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم بھی نہ ہو رہا ہو اور کوئی ایسا تیسرا عدد بھی موجود نہ ہو جو ان دو عددوں کو پورا پورا تقسیم کر سکے تو ان دو عددوں کے درمیان تباین کی نسبت ہوگی۔اور ان دو عددوں میں سے ہر ایک عدد کو متباین کہیں گے۔

جیسے 3اور 5۔۔۔21اور 47۔۔۔40اور 71(4)

توافق اور تباین کی پہچان کا طریقہ

تماثل اور تداخل کی پہچان تو آسان ہی ہے لیکن توافق اور تباین کی پہچان اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان دو عددوں کے علاوہ کوئی تیسرا عدد ایسا ہے یا نہیں کہ جو ان دونوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔کیونکہ جب کوئی ایسا تیسرا عدد معلوم ہو جائے گا جو ان دونوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دے تو پس ان دو عددوں میں توافق کی نسبت ہوگی۔جتنی بار پہاڑہ پڑھا جائے اسے اصل مسئلہ سے تقسیم کیا جائے اور اگر کوئی تیسرا عدد دونوں کو پورا پورا تقسیم نہ کر سکے تو پھر ان کے درمیان تباین کی نسبت ہوگی۔یہاں ایک قانون بیان کیا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ آیا ایسا کوئی تیسرا عدد ہے جو دونوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔یا کوئی ایسا عدد نہیں ہے جو دونوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔اور وہ قانون ہے عادِ اعظم نکالنا۔

عاد اعظم نکالنے کا طریقہ

عاد اعظم نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان دو عددوں میں سے بڑے عدد کو مقسوم (جسے تقسیم کیا جاتا ہے اسے مقسوم کہتے ہیں) اور چھوٹے عدد کو مقسوم علیہ (جس سے تقسیم کیا جاتا ہے اسے مقسوم علیہ کہتے ہیں) قرار دیں لیں۔ پھر تقسیم کے عمل سے جو کچھ بچے اسے مقسوم علیہ قرار دیں اور پہلے مقسوم علیہ کو مقسوم بنا لیں پھر تقسیم کے عمل سے جو کچھ بچے اسے مقسوم علیہ قرار دیں اور دوسرے مقسوم علیہ کو مقسوم بنا لیں یہی عمل بار بار دہرائیں۔ بارہا یہ عمل دہرانے سے اگر آخر میں مقسوم علیہ ایک بچے تو پھر سمجھ لیں کہ جن دو عددوں کو سب سے پہلے مقسوم اور مقسوم علیہ بنایا گیا تھا۔ ان کے درمیان تباین کی نسبت ہے۔ مثلاً 71 اور 3 میں تباین کی نسبت ہے کیونکہ آخر میں مقسوم علیہ ایک بچتا ہے۔ اور اگر آخری مقسوم علیہ ایک کے علاوہ ہے تو پھر سمجھ لیں کہ یہ آخری عدد ان دو عددوں کو پورا پورا تقسیم کرے گا۔ اور ان دو عددوں کے درمیان توافق کی نسبت ہوگی۔ اور آخری مقسوم علیہ کو عاد اعظم کہیں گے۔ مثلاً ۲۱۲ اور ۱۴ میں توافق کی نسبت ہے۔ تباین اور توافق کی مثالوں میں تقسیم کا عمل ملاحظہ ہو۔

تباین کی مثالیں

1

```
71 ——— 3
3 ) 71 ( 23
    6
    11
    9
  2 ) 3 ( 1
      2
    1 ) 2 ( 2
        2
        x
```

2

```
7 ——— 9
7 ) 9 ( 1
    7
  2 ) 7 ( 3
      6
    1 ) 2 ( 2
        2
        x
```

توافق کی مثالیں

```
14) 212 (15          14 ———— 212
    14
    ----
     72
     70
    --------
   2) 14 (7
      14
      ----
       x
      ----
```

وفق نکالنے کا طریقہ

سوال۔ دو متداخل اور متوافق عددوں کا وفق نکالنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب۔ دو متداخل اعداد کا وفق اس طرح نکالا جاتا ہے کہ بڑے عدد کو مقسوم اور چھوٹے عدد کو مقسوم علیہ قرار دے کر تقسیم کر دیں پس جو خارج قسمت (جواب) ہوگا وہ بڑے عدد کا وفق ہوگا اور چھوٹے عدد کا وفق ہمیشہ ایک کو تسلیم کیا جاتا ہے مثلاً ۳ اور ۱۲۔ ان دو عددوں میں تداخل کی نسبت ہے تو ۳ کا وفق ۱ اور ۱۲ کا وفق ۴ ہے اور دو متوافق عددوں کا وفق اس طرح نکالا جاتا ہے کہ ان دونوں عددوں کا عاداعظم معلوم کریں اور باری باری دونوں عددوں کو عاداعظم کے ساتھ تقسیم کریں ہر عدد کا خارج قسمت اس عدد کا وفق ہوگا۔ مثلاً ۲۱۲ اور ۱۴ کے درمیان توافق کی نسبت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ان کا عاداعظم ۲ آتا ہے اب ۲۱۲ کو ۲ کے ساتھ تقسیم کیا جائے تو خارج قسمت ۱۰۶ آئے گا جو کہ ۲۱۲ کا وفق ہے اور جب ۱۴ کو ۲ کے ساتھ تقسیم کریں گے تو خارج قسمت ۷ آئے گا جو کہ ۱۴ کا وفق ہے۔

سبق نمبر 5:

تصحیح مسائل کا بیان

سوال۔ تصحیح کی تعریف اور قواعد وضوابط بیان کریں۔

جواب۔ تصحیح کے لغوی معنی ہیں کسی کو صحت والا کر دینا۔

اہل فرائض کی اصطلاح میں تصحیح کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ایسا چھوٹا عدد حاصل کرنا (دوسرا کوئی عدد اس سے چھوٹا نہ ہو) کہ جس سے ہر وارث کا حصہ بلا کسر صحیح طور پر نکل آئے۔اگر ورثاء کے حصے پہلے سے ہی صحیح صحیح بلا کسر آرہے ہوں تو تصحیح مسئلہ کی ضرورت نہ ہوگی۔اور اگر حصے داروں کے حصوں میں کسر واقع ہو تو پھر تصحیح مسئلہ کی ضرورت ہوگی۔مثلاً میت کا والد اور 3 بیٹیاں ہوں تو 3 بیٹیوں کے حصہ میں کسر واقع ہوگی۔مثلاً (1)

مسئلہ 6 تص 18

میت

والد	3 بیٹیاں ←	رؤوس
1/6+عصبہ	2/3	
1+1	4 ←	سہام
3+3	12	

لہذا تصحیح مسئلہ کی ضرورت پیش آئیگی تصحیح مسئلہ سے متعلق کل سات قوانین ہیں ان میں سے تین قوانین کا تعلق تو سہام (حصص) اور رؤوس (حصے دار) کے عدد میں نسبت دینے کے متعلق ہے اور باقی چار قوانین کا تعلق رؤوس اور رؤوس میں نسبت دینے کے متعلق ہے۔

سہام اور رؤوس سے متعلق قوانین

پہلا قانون

اگر کسی مسئلہ میں ہر فریق کو اس کا حصہ بلا کسر حاصل ہو رہا ہو یعنی اس فریق کے حصے داروں اور حصوں میں تماثل کی نسبت ہو تو پھر تصحیح مسئلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل مثال میں ہر فریق کو اس کا حصہ بلا کسر مل رہا ہے۔ لہذا تصحیح کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) (السراجی، سراج الدین محمد بن عبدالرشید، ص 22)

مسئلہ 6

میـــت

والد	والدہ	4 بیٹیاں
1/6 + عصبہ	1/6	2/3
1	1	4

دوسرا قانون

اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک فریق پر کسر واقع ہو اور باقی دوسرے فریقوں کے حصوں میں کسر واقع نہ ہو تو پھر جس فریق پر کسر واقع ہوئی ہے اس فریق کے رؤوس کو اس کے سہام کے ساتھ نسبت دے کر دیکھیں گے کہ آیا ان میں توافق و تداخل کی نسبت ہے یا تباین کی نسبت ہے اگر توافق و تداخل کی نسبت ہو تو پھر رؤوس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں یا عول میں ضرب دیں (جب کہ مسئلہ عولی ہو) تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر وفق رؤوس کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو ہر حصہ دار کا حصہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ (3) مثلاً

مسئلہ غیر عولی

مسئلہ 6 تص 30

میت

والد	والدہ	⑤ 10 بیٹیاں
1/6+ عصبہ	1/6	2/3
1	1	4
5	5	20

مسئلہ عولی

مسئلہ 6/7 تص 21

میت

خاوند	③ 6 سگی بہنیں
½	2/3
3	4
9	12

تیسرا قانون:

اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک فریق پر کسر واقع ہو اور پھر اس فریق کے رؤوس اور سہام کے درمیان توافق یا تداخل کی نسبت نہ ہو بلکہ تباین کی نسبت ہو تو پھر کل عدد رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں یا عول میں ضرب دیں۔(جبکہ مسئلہ عولی ہو) تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر کل عدد رؤوس کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو ہر حصہ دار کا تصحیح مسئلہ سے حصہ معلوم ہو جائیگا۔(4) مثلاً

مسئلہ غیر عولی

مسئلہ 6 تص 30

میت

والد	والدہ	⑤ 5 بیٹیاں
1/6+ عصبہ	1/6	2/3
1	1	4
5	5	20

مسئلہ عولی

مسئلہ 6/7 تص 35

میت

خاوند	5 بہنیں
½	2/3
3	4
15	20

رؤوس اور رؤوس سے متعلق قوانین

اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک فریق پر کسر واقع نہ ہو بلکہ متعدد فریقوں کے حصہ میں کسر واقع ہو تو پھر بھی تصحیح کی ضرورت ہوگی۔ تو سب سے پہلے اس مسئلہ کے عدد رؤوس اور عدد سہام کے درمیان نسبت دیں اگر ان کے درمیان توافق یا تداخل کی نسبت ہوگی تو وفق رؤوس کو محفوظ کر لیں اگر ان کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو پھر کل عدد رؤوس کو محفوظ کر لیں پھر عدد رؤوس اور عددِ رؤوس کے درمیان نسبت دیں اور مندرجہ ذیل چار قوانین کا استعمال کریں۔ (5)

پہلا قانون:

جب عدد رؤوس کو عدد رؤوس کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں تماثل کی نسبت نکلے تو پھر کسی ایک عدد رؤوس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر اس عدد رؤوس کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں۔ اس طرح ہر فریق کا حصہ تصحیح مسئلہ سے معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

مسئلہ 6 تصحیح 18

میــت

③6 بیٹیاں	3 جدات	3 چچے
2/3	1/6	عصبہ
4	1	1
12	3	3

دوسرا قانون

جب عدد رؤوس کو عدد رؤوس کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں تداخل کی نسبت نکلے تو پھر بڑے عدد رؤوس کو اصل مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے اور حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ اور بقیہ مسئلہ سابقہ طریقے سے ہی نکالا جائیگا۔ مثلاً

میت مسئلہ 12 تصحیح 144

4 بیویاں	3 جدات	12 چچے
1/4	1/6	عصبہ
3	2	7
36	24	84

جب عدد رؤوس کو عدد رؤوس کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں توافق کی نسبت نکلے تو پھر ایک فریق کے وفق عدد کو دوسرے فریق کے کل عدد رؤوس کے ساتھ ضرب دی جائے پھر حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے عدد رؤوس سے نسبت دی جائے اگر پھر دوبارہ توافق کی نسبت نکل آئے تو پھر عمل حسب سابق کریں یعنی ان دو عدد رؤوس میں سے کسی ایک کے وفق کو دوسرے کل عدد رؤوس سے ضرب دیں بالآخر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کے لئے حسب سابق عمل کریں یعنی جس عدد کو اصل مسئلہ سے ضرب دی گئی ہے اسے ہر فریق کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو ہر فریق کا حصہ تصحیح مسئلہ سے حصہ معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

میت مسئلہ 24 تصحیح 4320

4 بیویاں	18 بیٹیاں ⑨ (36)	15 جدات ⑤ (180)	6 چچے
1/3	2/3	1/6	عصبہ
3	16	4	1
540	2880	720	180

چوتھا قانون:

جب عدد رؤوس کو عدد رؤوس کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں تباین کی نسبت نکلے تو ایک فریق کے کل عدد رؤوس کو دوسرے فریق کے کل عدد رؤوس کے ساتھ ضرب دیں۔ پھر حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے عدد رؤوس کے ساتھ ضرب دیں۔ اگر پھر نسبت تباین کی نکلے تو پھر کل حاصل ضرب کو چوتھے فریق کے کل عدد رؤوس سے ضرب دیں۔ بالآخر تمام رؤوس کے حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں تو اب حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر ہر فریق کا تصحیح مسئلہ سے حصہ معلوم کرنے کے لئے اس عدد کو ہر فریق کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں کہ جس عدد کو اصل مسئلہ کے ساتھ ضرب دیا تھا۔ تو پھر ہر فریق کے رؤوس پر بلا کسر تقسیم ثابت ہو جائیگی۔ مثلاً

میت مسئلہ 24 تصحیح 5040

2 بیویاں	6 جدات ③	10 بیٹیاں ⑤	7 چچے (30) (210)
1/8	1/6	2/3	عصبہ
3	4	16	1
630	840	3360	210

سبق نمبر 6

اصحاب فرائض کے تفصیلی حالات کا بیان

باپ کی تین حالتیں

سوال۔ باپ کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ باپ کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت فرض مطلق ہے۔یعنی محض سدس (1/6) اور اسکی ایک شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو (خواہ نیچے درجے ہی کا ہو)۔(1)

☆ دوسری حالت سدس (1/6) اور تعصیب ہے، اسکی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو (خواہ نیچے درجے کی ہو)۔

ب۔ یہ کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو (خواہ نیچے درجے کا ہو)۔(2)

☆ تیسری حالت صرف تعصیب ہے۔اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کے اولاد (بیٹا یا بیٹی) موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کے بیٹے کے اولاد (پوتا یا پوتی) موجود نہ ہو۔(3)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 6

والد	بیٹا
1/6	عصبہ
1	5

2 میت — مسئلہ 6

والد	پوتا
1/6	عصبہ
1	5

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 6

والد	بیٹی
1/6+عصبہ	½
2+1	3

2 میت — مسئلہ 6

والد	پوتی
1/6+عصبہ	½
2+1	3

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 3

والد	والدہ
عصبہ	1/3
2	1

2 میت — مسئلہ 1

والد	دادی
عصبہ	محجوبہ
2	0

جدصحیح کی چار حالتیں

سوال۔ جدصحیح کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں۔

جواب ۔جدصحیح کی مندرجہ ذیل چار حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت مجوب ہونا ہےاوراسکی ایک شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت اوراس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ ہو۔

☆ دوسری حالت فرض مطلق ہے یعنی محض سدس (1/6) اوراس کی دوشرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت اوراس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو(خواہ نیچے درجے کا ہو)۔(4)

☆ تیسری حالت سدس (1/6) اور تعصیب ہے۔اوراسکی تین شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت اوراس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو(خواہ نیچے درجے کی ہو)۔

ج۔ یہ کہ میت کا بیٹا اور پوتا موجود نہ ہو(خواہ نیچے درجے کا ہو)۔(5)

☆ چوتھی حالت محض تعصیب ہے۔اوراسکی دوشرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت اوراس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ نہ ہو۔ب۔

یہ کہ میت کی اولاد موجود نہ ہو۔(خواہ نچلے درجے کی ہو)۔(6)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 1

والد	دادا
عصبہ	مجحوب
1	0

2 میت — مسئلہ 1

والد	پڑدادا
عصبہ	مجحوب
1	0

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 6

دادا	بیٹا
1/6	عصبہ
1	5

2 میت — مسئلہ 6

دادا	پوتا
1/6	عصبہ
1	5

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 6

دادا	بیٹی
1/6+عصبہ	½
2+1	3

2 میت — مسئلہ 6

دادا	پوتی
1/6+عصبہ	½
2+1	3

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

1 میت — مسئلہ 3

دادا	والدہ
عصبہ	1/3
2	1

2 میت — مسئلہ 6

دادا	دادی
عصبہ	1/6
5	1

باپ اور جدِ صحیح کی مختلف فیہ حالتیں

جدِ صحیح کی حالتیں باپ کی حالتوں کی طرح ہی ہیں۔لیکن چار حالتوں میں اختلاف ہے اور وہ چار حالتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ باپ کی موجودگی میں دادی وارثہ نہیں بنتی ہے۔جبکہ جدِ صحیح کی موجودگی میں دادی وارثہ بنتی ہے۔

2۔ اگر میت نے والد، والدہ اور خاوند و بیوی میں سے کسی ایک کو چھوڑا ہو تو ان حالات میں خاوند یا بیوی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ جائیداد کا ثلث (1/3) میت کی والدہ کو ملے گا۔اگر میت نے والد کی جگہ جدِ صحیح کو چھوڑا ہو تو پھر میت کی والدہ کو ثلث ماقی (زوجین میں کسی ایک کو حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ جائیداد کا تیسرا حصہ) نہیں ملے گا۔بلکہ ثلث کل (یعنی کل جائیداد کا تیسرا حصہ) ملے گا۔(7)

3۔ حقیقی بہن بھائی اور سوتیلے بہن بھائی باپ کی موجودگی میں بالاتفاق میت کی جائیداد سے محجوب رہتے ہیں۔جبکہ دادا کی موجودگی میں فقط امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ افراد محجوب رہتے ہیں۔(8)

اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک یہ افراد محجوب نہیں رہتے۔لیکن فتویٰ امام اعظم کے قول پر ہے۔

4۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غلام آزاد کرنے والے کے باپ کو سدس (1/6) حق ولاء ملے گا۔ اور اگر معتق کے باپ کی جگہ معتق کا دادا ہو تو محجوب رہے گا۔ جبکہ دوسرے آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ آزاد کرنے والے کا باپ اور دادا حق ولاء کے عدم حصول میں مساوی ہیں۔ اور یہی مذہب مختار ہے۔

والد

(1) مسئلہ 1
میت

والد	دادی
عصبہ	محجوبہ
1	0

(2) مسئلہ 4
میت

والد	والدہ	بیوی
عصبہ	1/3 مابقی	1/4
4	1	1

(3) مسئلہ 1
میت

والد	سگا بھائی
عصبہ	محجوب
1	0

(4) مسئلہ 6
میت

معتق	معتق کا والد
عصبہ	1/6
5	1

یہ مسئلہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے نزدیک ہے جبکہ دیگر ائمہ کرام کی موجودگی میں معتق کے والد اور دادا دونوں کو محجوب قرار دیتے ہیں

جد

مسئلہ 6
میت

دادا	دادی
عصبہ	1/6
6	1

مسئلہ 12
میت

دادا	والدہ	بیوی
عصبہ	1/3	1/4
5	4	3

مسئلہ 1
میت

دادا	سگا بھائی
عصبہ	محجوب
1	0

یہ مسئلہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک ہے صاحبین کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھائی محجوب نہیں رہتا

مسئلہ 2
میت

معتق	معتق کا دادا
1	1

خیفی بھائی اور خیفی بہن کی تین حالتیں

سوال۔ خیفی بھائی اور خیفی بہن کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں ؟

جواب۔ خیفی بھائی اور خیفی بہن کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت محجوب ہونا ہے اور اسکی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ میت کے بیٹے، بیٹی، پوتا، پوتی (خواہ نچلے درجہ کے ہوں) اور باپ دادا (خواہ اوپر درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود ہو۔ (9)

☆ دوسری حالت سدس (1/6) ہے اسکی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ کوئی حاجب موجود نہ ہو اور حواجب کی فہرست پہلی حالت میں ذکر کر دی گئی ہے۔

ب۔ خیفی بھائی یا خیفی بہن فقط ایک ہی ہو۔ (10)

☆ تیسری حالت ثلث (1/3) ہے اسکی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ کوئی حاجب نہ ہو۔

ب۔ خیفی بھائی یا خیفی بہنیں متعدد ہوں یا خیفی بھائی کے ساتھ خیفی بہن موجود ہو۔ (11)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 1
میت

خیفی بھائی	بیٹا
محجوب	عصبہ
0	1

مسئلہ 1
میت

خیفی بہن	دادا
محجوب	عصبہ
0	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6
میت

خیفی بھائی	چچا
1/6	عصبہ
1	5

مسئلہ 6
میت

خیفی بہن	چچا
1/6	عصبہ
1	5

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6/3
میت

2 خیفی بھائی	چچا
1/3	عصبہ
1	2
2	4

مسئلہ 6/3
میت

2 خیفی بہنیں	چچا
1/3	عصبہ
1	2
2	4

خاوند کی دو حالتیں

سوال۔ خاوند کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں ۔

جواب۔ خاوند کی مندرجہ ذیل دو حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت نصف (1/2) ہے اور اسکی ایک ہی شرط ہے۔(12)

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا۔ بیٹی اور پوتا۔ پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو۔

☆ دوسری حالت ربع (1/4) ہے اور اسکی بھی ایک ہی شرط ہے۔(13)

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا۔ بیٹی اور پوتا۔ پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2 — میت

خاوند	والد
1/2	عصبہ
1	1

مسئلہ 1/2 — میت

خاوند	بہن
1/2	1/2
1	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 4 — میت

خاوند	بیٹا
1/4	عصبہ
1	3

مسئلہ 4 — میت

خاوند	پوتا و پوتی
1/4	عصبہ
1	3

بیوی کی دو حالتیں

سوال۔ بیوی کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ بیوی کی مندرجہ ذیل دو حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت ربع (1/4) ہے۔ اسکی ایک ہی شرط ہے۔(14)

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود نہ ہو۔

☆ دوسری حالت ثمن (1/8) ہے اسکی بھی ایک ہی شرط ہے۔(15)

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی (خواہ نچلے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 4 میت

بیوی	والد
1/4	عصبہ
1	3

مسئلہ 3/4 میت

بیوی	سگی بہن
1/4	1/2
1	2

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 8 میت

بیوی	بیٹا
1/8	عصبہ
1	7

مسئلہ 8 میت

بیوی	پوتا
1/8	عصبہ
1	7

بیٹی کی تین حالتیں

سوال۔ بیٹی کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ بیٹی کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت نصف (1/2) ہے اسکی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کا بیٹا موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کی صرف ایک ہی بیٹی موجود ہو۔ (16)

☆ دوسری حالت ثلثان (2/3) ہے۔ اسکی بھی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کا بیٹا موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کی متعدد بیٹیاں ہوں۔ (17)

☆ تیسری حالت عصبہ بالغیر ہونا ہے۔ اسکی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کا بیٹا بھی ہو۔ (18)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2 — میت

بیٹی	چچا
1/2	عصبہ
1	1

مسئلہ 5/8 — میت

بیٹی	بیوی
1/2	1/8
4	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 9/3 — میت

3 بیٹیاں	چچا
2/3	عصبہ
2	1
6	3

مسئلہ 24 — میت

4 بیٹیاں	بیوی	چچا
2/3	1/8	عصبہ
16	3	5

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3 — میت

بیٹی	بیٹا
عصبہ	
1	2

مسئلہ 24/8 — میت

بیوی	بیٹی	بیٹا
1/8	عصبہ	
1	7	
3	21	

پوتی کی چھ حالتیں

سوال۔ پوتی کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ پوتی کی مندرجہ ذیل چھ حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت نصف (1/2) ہے اسکی تین شرائط ہیں۔

الف۔ یہ کہ پوتی اپنے درجے میں صرف ایک ہی ہو اسکے ساتھ اس درجے میں نہ تو میت کا پوتا ہو اور نہ ہی کوئی دوسری پوتی ہو۔

ب۔ یہ کہ اس سے نچلے درجہ میں کوئی ایسا پوتا نہ ہو جو کہ میت کی پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہو۔

وضاحت: میت کا وہی پوتا میت کی پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہے کہ جس درجہ میں پوتا ہے اس درجہ میں میت کی پوتی بھی ہو اور اگر اس سے اوپر والے درجہ میں میت کی پوتی ہو تو پھر بھی یہ پوتا اس پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہے۔ بشرطیکہ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس سے اوپر کسی درجہ میں یا تو میت کی دو بیٹیاں ہوں یا دو پوتیاں ہوں ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو غرض یہ کہ ثلثان (2/3) مکمل ہو چکا ہو تو پھر میت کا پوتا مافوق درجہ کی پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہے۔

ج۔ یہ کہ اس درجہ سے اوپر والے درجہ میں نہ میت کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور نہ ہی کوئی پوتا پوتی ہو۔

☆ دوسری حالت ثلثان (2/3) ہے اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ ایک درجہ میں متعدد پوتیاں ہوں

ب۔ یہ کہ اس سے اوپر والے درجہ میں نہ تو میت کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور نہ

ہی کوئی پوتا پوتی ہو۔(19)

ج۔ یہ کہ متعدد پوتیوں کے ساتھ اس درجہ میں میت کا کوئی پوتا نہ ہو۔

د۔ میت کا کوئی ایسا پوتا نہ ہو جو انہیں عصبہ بنا سکتا ہو۔

☆ تیسری حالت سدس (1/6) ہے خواہ اپنے درجہ میں ایک ہو یا متعدد ہوں اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ اوپر کے درجہ میں صرف ایک بیٹی ہو یا اوپر کے درجہ میں صرف ایک پوتی ہو۔

ب۔ یہ کہ اوپر کے درجہ میں نہ تو میت کا بیٹا ہو اور نہ ہی میت کا پوتا ہو

ج۔ یہ کہ اس درجہ میں (جس درجہ میں میت کی پوتی ہے) میت کا پوتا نہ ہو۔

د۔ یہ کہ اس درجہ سے نیچے بھی میت کا کوئی ایسا پوتا موجود نہ ہو جو کہ اسے عصبہ بنا دے۔(20)

☆ چوتھی حالت محجوب ہونا ہے اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ اوپر کے درجہ میں میت کی دو بیٹیاں ہوں یا دو پوتیاں ہوں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو۔

ب۔ یہ کہ اس درجہ میں میت کا کوئی پوتا نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ اس درجہ سے نیچے بھی کوئی ایسا پوتا نہ ہو جو اسے عصبہ بنا سکتا ہو۔

د۔ یہ کہ اس پوتی سے اوپر کسی درجہ میں میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو۔(21)

☆ پانچویں حالت عصبہ بالغیر ہونا ہے جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس سے اوپر درجہ میں اگر میت کی دو بیٹیاں یا دو پوتیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی موجود ہو تو ایسی صورت میں میت کی پوتی عصبہ بھی بن سکتی ہے لیکن اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس درجہ میں یا اس سے نچلے درجہ میں میت کا پوتا موجود ہو اور جس درجہ میں میت کی پوتی موجود ہو اس سے اوپر کسی درجہ میں موجود ہو۔

ب۔ یہ کہ اس درجہ سے اوپر درجہ میں میت کا بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو۔

وضاحت:

نچلے درجہ میں اگر کوئی پوتا اقرب ہو اور کوئی پوتا ابعد ہو تو ابعد محجوب رہے گا

☆ چھٹی حالت بھی عصبہ بالغیر ہوتا ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس سے اوپر والے درجہ میں میت کا نہ تو بیٹا ہو اور نہ ہی کوئی پوتا ہو۔

ب۔ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اسی درجہ میں میت کا پوتا ہو یا اس سے نچلے درجہ میں میت کا پوتا ہو بشرطیکہ اس پوتی سے اوپر کسی درجہ میں ثلثان (2/3) مکمل ہو چکا ہو۔(22)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6 میت

پوتی	والد
1/2	1/6+ عصبہ
3	1+2

مسئلہ 2 میت

پوتی	چچا
1/2	عصبہ
1	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6 میت

2 پوتیاں	والد
2/3	1/6+ عصبہ
4	1+1

مسئلہ 3 میت

2 پوتیاں	چچا
2/3	عصبہ
2	1

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 4 میت

بیٹی	پوتی	والد
1/2	1/6	1/6+عصبہ
3	1	1+1

مسئلہ 18/6 میت

پوتی علیا	3 پوتیاں سفلی	چچا
1/2	1/6	عصبہ
3	1	2
9	3	6

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6 میت

2 بیٹیاں	4 پوتیاں	والد
2/3	محجوبات	1/6+عصبہ
4	0	1+1

مسئلہ 1 میت

بیٹا	پوتی	چچا
عصبہ	محجوبہ	محجوب
1	0	0

پانچویں حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 9/3

2 بیٹیاں	پوتا	پوتی
2/3	عصبہ	
2	1	
6	3	
6	2	1

مسئلہ 9/3

2 پوتیاں (علیا)	پوتا (سفلی) پوتی	سکڑپوتی
2/3	عصبہ	محجوبہ
2	1	0
6	3	0

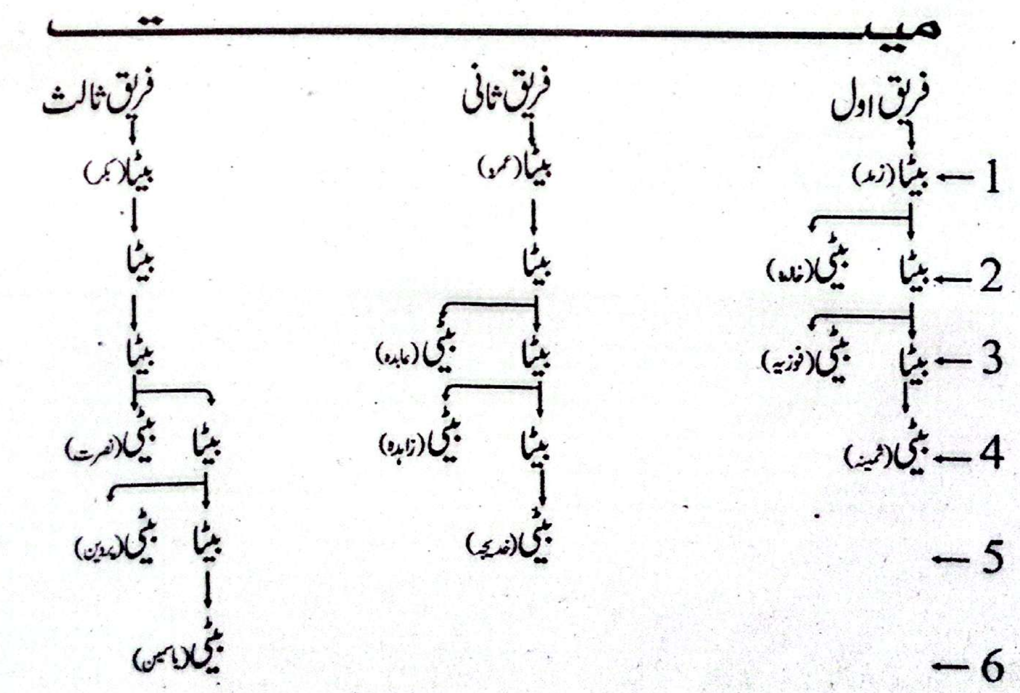
چھٹی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 18/6

پوتا	پوتی	والد
عصبہ		1/6
5		1
15		3
10	5	3

مسئلہ 18/6

پڑپوتا	پوتی	2 بیٹیاں	والد
عصبہ		2/3	1/6
1		4	1
3		12	3



مذکورہ بالا مسئلہ تشبیب کے ہر فریق میں تین درجے ہیں۔

1۔علیا 2۔وسطیٰ 3۔سفلی

فریق اول کی علیا (خالدہ) کے مقابلہ میں فریق ثانی اور فریق ثالث سے کوئی لڑکی نہیں ہے۔اور فریق اول کی وسطی (فوزیہ) کے مقابلہ میں فقط فریق ثانی کی علیا (عابدہ) ہے اور فریق اول کی سفلی (ثمینہ) کے مقابلہ میں فریق ثانی کی وسطی (زاہدہ) ہے۔اور فریق ثالث کی علیا (نصرت) ہے اور فریق ثانی کی سفلی (خدیجہ) کے مقابلہ میں فریق ثالث کی وسطی (پروین) ہے اور فریق ثالث کی سفلی (یاسمین) کے مقابلہ میں کسی فریق کی کوئی مونث نہیں ہے۔

سوال۔ اہل فرائض کے نزدیک مسئلہ تشبیب کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

جواب۔

مسئلہ تشبیب کی تعریف

اہل فرائض اس مسئلہ کو مسئلہ تشبیب کا نام دیتے ہیں کہ جو مختلف درجوں کی پوتیوں پر مشتمل ہو تشبیب کے لغوی معنی ہیں ایسے شعر کہنا جن میں ممدوح کے حسن و جمال کا ذکر ہو۔قرب و وصال کا تذکرہ ہو شاعر حضرات مدحیہ قصیدوں کی ابتداء تشبیبی اشعار سے کیا کرتے ہیں۔تا کہ سامع کے ہوش و حواس کو انتشاری حالت سے نکال کر ان کو مجتمع کر لیا جائے اور ذہن کو قوت ملے پھر بعد میں شاعر حضرات تشبیبی اشعار سے اپنے اصل مقصد کی طرف آتے ہیں اور ممدوح کے اوصاف و خصائل کا تذکرہ کرتے ہیں۔تشبیبی اشعار سے اصل مقصد سامع کے منتشر ہوش و حواس کو جمع کر کے ذہن کو قوت دینا ہوتا ہے جسے اہل فرائض مسئلہ تشبیب کہتے ہیں یہ مسئلہ بھی طلباء کی توجہ کو یکجا کرتا ہے اور طلباء کو سننے اور پڑھنے کا مشتاق بناتا ہے۔

مسئلہ تشبیب کا مقصد

مسئلہ تشبیب دراصل ایک سوال کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ پوتی کے حالات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب اوپر والے درجہ میں میت کی دو بیٹیاں موجود ہوں تو پوتیاں جائیداد سے مجوب ہو جاتی ہیں۔ تو اگر میت کی فقط پوتیاں ہی متعدد درجوں میں ہوں تو ان میں تقسیم جائیداد کا کیا طریقہ ہوگا یہ وہ سوال ہے جس کا مسئلہ تشبیب میں جواب دیا گیا ہے۔

مسئلہ تشبیب میں تقسیم میراث

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد اب ملاحظہ ہو تقسیم میراث۔

اگر متوفی احمد علی کا کوئی بیٹا (زید، عمرو، بکر) موجود نہ ہو تو متوفی کی کل جائیداد کا نصف (1/2) فریق اول کی علیا (خالدہ) کو ملے گا کیونکہ خالدہ کے علاوہ اس درجہ میں میت کی کوئی دوسری پوتی اور پوتا موجود نہیں ہے اور متوفی کی کل جائیداد کا سدس (1/6) فریق اول کی وسطی (فوزیہ) اور فریق ثانی کی علیا (عابدہ) کو ملے گا (کہ جسے آپس میں برابر تقسیم کر لیں گی) بشرطیکہ اس درجہ میں کوئی پوتا موجود نہ ہو تا کہ ثلثان مکمل ہو جائے اور اس سے نچلے درجہ کی پوتیاں مجوب ہوں گی جو کل چھ ہیں (ثمینہ، زاہدہ، نصرت، خدیجہ، پروین اور یاسمین) ہاں اگر سدس (1/6) پانے والی پوتیوں کے درجہ سے نیچے کسی درجہ کی پوتیوں کے ساتھ پوتا بھی موجود ہو تو پھر وہ پوتا اپنے درجہ کی پوتیوں اور اس درجہ سے اوپر کی پوتیوں کو عصبہ بنا دے گا۔ اور ان کے درمیان تقسیم جائیداد اس طرح ہوگی کہ میت کے پوتوں کو دوگنا اور میت کی پوتیوں کو اکہرا ملے گا۔ اور اس پوتے سے نیچے والی تمام پوتیاں مجوب ہوں گی۔

سگی بہن کی پانچ حالتیں

سوال۔ سگی بہن کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں ۔

جواب۔ سگی بہن کی مندرجہ ذیل پانچ حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت نصف (1/2) ہے لیکن اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کی فقط ایک سگی بہن ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نیچے درجے کا ہو) اور باپ، دادا (خواہ اوپر درجہ کا ہو) میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ میت کی بیٹی اور پوتی موجود نہ ہوں۔(یعنی سگی بہن عصبہ مع الغیر نہ بنے)۔

د۔ یہ کہ میت کا سگا بھائی بھی موجود نہ ہو (سگی بہن عصبہ بالغیر نہ بنے)(23)۔

☆ دوسری حالت ثلثان (2/3) ہے اس کی بھی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کی متعدد سگی بہنیں ہوں۔

ب۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نیچے درجے کا ہو) اور باپ، دادا (خواہ اوپر درجے کا ہو) میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ میت کی پوتی اور بیٹی میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

د۔ یہ کہ میت کا سگا بھائی بھی موجود نہ ہو۔(24)

☆ تیسری حالت عصبہ بالغیر ہونا ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نچلے درجے کے ہوں) اور باپ دادا (خواہ اوپر درجے کے ہوں) میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کا سگا بھائی موجود ہو اس حالت میں میت کے سگے بھائی کو دوگنا اور میت کی سگی بہن کو اکہرا ملے گا۔(25)

☆ چوتھی حالت عصبہ مع الغیر ہونا ہے اس کی بھی تین شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، پوتا (خواہ نیچے درجے کا ہو) اور باپ دادا (خواہ اوپر درجے کا ہو) میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

ب۔ بہن کے ساتھ بھائی موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو اس حالت میں بیٹی یا پوتی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ جائیداد میت کی بہن کو عصبہ مع الغیر قرار دیتے ہوئے سپرد کر دی جائے۔(26)

☆ پانچویں حالت محجوب ہونا ہے اور اسکی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ حواجب میں سے کوئی حاجب پایا جائے۔یعنی بیٹا، پوتا (خواہ درجہ سافلہ کا ہو) باپ، دادا (خواہ درجہ عالیہ کا ہو) میں سے کوئی ایک ہو۔(27)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2
میت

سگی بہن	چچا
1/2	عصبہ
1	1

مسئلہ 2
میت

سگی بہن	بھتیجا
1/2	عصبہ
1	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3
میت

2 سگی بہنیں	چچا
2/3	عصبہ
2	1

مسئلہ 3
میت

2 سگی بہنیں	بھتیجا
2/3	عصبہ
2	1

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3
میت

سگی بہن	سگا بھائی
عصبہ	
1	2

مسئلہ 28/4
میت

5 سگی بہنیں، سگا بھائی	بیوی
عصبہ	1/4
3	1
21	7

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2
میت

بیٹی	سگی بہن
1/2	عصبہ
1	1

مسئلہ 8
میت

پوتی	سگی بہن	بیوی	چچا
1/2	عصبہ	1/8	محجوب
4	3	1	0

پانچویں حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 1
میت

سگی بہن	بیٹا
محجوبہ	عصبہ
0	1

مسئلہ 1
میت

سگی بہن	دادا
محجوبہ	عصبہ
0	1

ابوی بہن کی چھ حالتیں

سوال۔ ابوی بہن کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں۔

جواب۔ ابوی بہن کی مندرجہ ذیل چھ حالتیں ہیں

☆ پہلی حالت نصف (1/2) ہے اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ علاتی (ابوی) بہن ایک ہو

ب۔ یہ کہ حواجب میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو۔ یعنی حواجب درج ذیل ہیں۔

ا۔ میت کے سگے بھائی

2۔ دو سگی بہنیں

3۔ سگی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی

4۔ دو پوتیاں

5۔ بیٹے پوتے (اگر چہ درجہ سفلی کے ہوں)

6۔ اور باپ دادا (اگر چہ درجہ علیا کے ہوں)۔

ج۔ یہ کہ علاتی بہن عصبہ مع الغیر نہ بنے یعنی علاتی بہن کے ہوتے ہوئے میت کی بیٹی یا پوتی موجود نہ ہو۔

د۔ یہ کہ علاتی بہن عصبہ بالغیر نہ بنے۔ یعنی علاتی بہن کے ہوتے ہوئے کوئی علاتی بھائی موجود نہ ہو۔ (28)

☆ دوسری حالت ثلثان (2/3) ہے اس کی بھی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ علی بہنیں متعدد ہوں۔

ب۔ یہ کہ حواجب میں سے کوئی حاجب موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ علاتی بہن عصبہ مع الغیر نہ بنے۔

د۔ یہ کہ علاتی بہن عصبہ بالغیر نہ بنے۔

☆ تیسری حالت سدس (1/6) ہے (خواہ علاتی بہن ایک ہو یا متعدد ہوں)

اس کی بھی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ حواجب میں سے کوئی حاجب موجود نہ ہو

ب۔ یہ کہ علاتی بہن عصبہ مع الغیر بھی نہ بنے۔

ج۔ یہ کہ علاتی بہن عصبہ بالغیر بھی نہ بنے۔

د۔ یہ کہ میت کی فقط ایک سگی بہن موجود ہو۔(29)

☆ چوتھی حالت مجوب ہونا ہے اس کی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ کوئی حاجب موجود ہو۔

☆ پانچویں حالت عصبہ بالغیر ہونا ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ کوئی حاجب موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کا علاتی بھائی موجود ہو۔

☆ چھٹی حالت عصبہ مع الغیر ہے۔اس کی بھی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ کوئی حاجب موجود نہ ہو

ب۔ یہ کہ میت کی صرف ایک بیٹی یا ایک پوتی موجود ہو۔(30)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2
میت

علّی بہن	چچا
1/2	عصبہ
1	1

مسئلہ 4
میت

علّی بہن	بیوی	بھتیجا
1/2	1/4	عصبہ
2	1	1

مسئلہ 4
میت

علّی بہن	بیوی	چچا
1/2	1/4	عصبہ
2	1	1

مسئلہ 2
میت

علّی بہن	بھتیجا
1/2	عصبہ
1	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3
میت

2 علّی بہنیں	چچا
2/3	عصبہ
2	1

مسئلہ 21/7/6
میت

3 علّی بہنیں	خاوند	بھتیجا
2/3	1/2	عصبہ
4	3	0
12	9	0

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 4/6
میت

علّی بہن	سگی بہن
1/6	1/2
1	3

مسئلہ 12/4/6
میت

سگی بہن	3 علّی بہنیں
1/2	1/6
3	1
9	3

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3
میت

علّی بہن	2 سگی بہنیں	چچا
محجوبہ	2/3	عصبہ
0	2	1

مسئلہ 33/11/12
میت

علّی بہن	3 سگی بہنیں	بیوی
محجوبہ	2/3	1/4
0	8	3
0	24	9

پانچویں حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3

علی بہن	علی بھائی
عصبہ	
1	2

مسئلہ 18/6

علی بہن	علی بھائی	بھائی
عصبہ		1/6
5		1
15		3
5	10	3

چھٹی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2

علی بہن	بیٹی
عصبہ مع الغیر	1/2
1	1

مسئلہ 8

بیوی	علی بہن	بیٹی
1/8	عصبہ مع الغیر	1/2
1	3	4

والدہ کی تین حالتیں

سوال: والدہ کے حالات بمعہ امثلہ تحریر کریں؟

جواب: والدہ کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں

☆ پہلی حالت سدس (1/6) ہے لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ایک موجود ہو۔ (پوتا، پوتی خواہ درجہ سافلہ کے ہوں) یا کسی جہت کے دو بھائی دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو۔ خواہ یہ مذکورہ حضرات وارث ہوں یا محجوب ہوں بہر دو صورت والدہ کا (1/6) حصہ مقرر کریں گے۔ (31)

☆ دوسری حالت ثلث (1/3) ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ جن افراد کی موجودگی میں والدہ کو سدس (1/6) ملتا ہے۔وہ افراد موجود نہ ہوں یعنی میت کے بیٹا اور بیٹی پوتا اور پوتی دو یا دو سے زائد بھائی یا بہنیں یا ایک بھائی اور اس کے ساتھ ایک بہن میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ والدہ کے ساتھ میت کا والد اور والد کے ساتھ زوجین میں سے کوئی ایک بیک وقت موجود نہ ہو۔ جیسا کہ مسئلتین عمریتین میں ہوتا ہے۔ جسے تیسری حالت میں ذکر کیا جائے گا۔(32)

☆ تیسری حالت ثلث مابقی (1/3 مابقی) ہے (زوجین میں سے کسی ایک کو حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ جائیداد کا تیسرا حصہ والدہ کو دینا ہے۔ یہ 1/3 مابقی) اور یہ فقط مسئلتین عمریتین میں ہوتا ہے یعنی وہ دو مسئلے جنہیں پہلی مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حل فرمایا تھا۔ اور اس پر جمہور صحابہ کرام اور آئمہ عظام نے اتفاق کیا۔(33) اس کی تین شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ پہلی حالت نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کا باپ موجود ہو۔

ج۔ یہ کہ زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6

والدہ	بیٹا
1/6	عصبہ
1	5

مسئلہ 12/6

والدہ	2 سگے بھائی
1/6	عصبہ
1	5
2	10

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3

والدہ	باپ
1/3	عصبہ
1	2

مسئلہ 3

والدہ	چچا
1/3	عصبہ
1	2

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6

خاوند	والدہ	باپ
1/2	1/3 ثلث باقی	عصبہ
3	1	2

مسئلہ 4

بیوی	والدہ	باپ
1/4	1/3 ثلث باقی	عصبہ
1	1	2

جدہ صحیحہ کی دو حالتیں

سوال: جدہ صحیحہ کے حالات بمعہ امثلہ بیان کریں؟

جواب: جدہ صحیحہ کی مندرجہ ذیل دو حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت سدس (1/6) ہے (خواہ جدہ صحیحہ ایک ہو یا متعدد ہوں اور اگر متعدد ہوں تو درجہ میں مساوی ہوں) لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ جدہ صحیحہ کا کوئی حاجب موجود نہ ہو اور جدہ صحیحہ کے تین حاجب ہیں۔

1۔ والدہ یعنی جب والدہ موجود ہو تو جدہ صحیحہ میت کی جائیداد سے محجوب رہتی ہے۔

2۔ جدہ صحیحہ اور میت کے درمیان کسی واسطے کا زندہ ہونا۔

3۔ جدہ صحیحہ قربی کے ہوتے ہوئے جدہ صحیحہ بعدی محجوب رہتی ہے(34)

وضاحت: میت کی والدہ جدات صحیحہ کی دونوں قسموں (جدات صحیحہ ابویہ اور جدات صحیحہ امیہ) کیلئے حاجب بنتی ہے۔ جب کہ میت کا والد فقط جدات صحیحہ ابویہ کے لئے حاجب بنتا ہے اور جدات صحیحہ امیہ کیلئے حاجب نہیں بنتا ہے اس طرح دادا بھی جدات ابویہ کے لئے حاجب بنتا ہے لیکن میت کی ام الاب (دادی) کیلئے حاجب نہیں بنتا ہے۔

☆ دوسری حالت محجوب ہونا ہے لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ جدہ امیہ کا کوئی حاجب موجود ہو اور حواجب پہلی حالت میں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔(35)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6

دادی	بیٹا
1/6	عصبہ
1	5

مسئلہ 6

نانی	بیٹا
1/6	عصبہ
1	5

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6

دادی	والدہ	بیٹا
محجوبہ	1/6	عصبہ
0	1	5

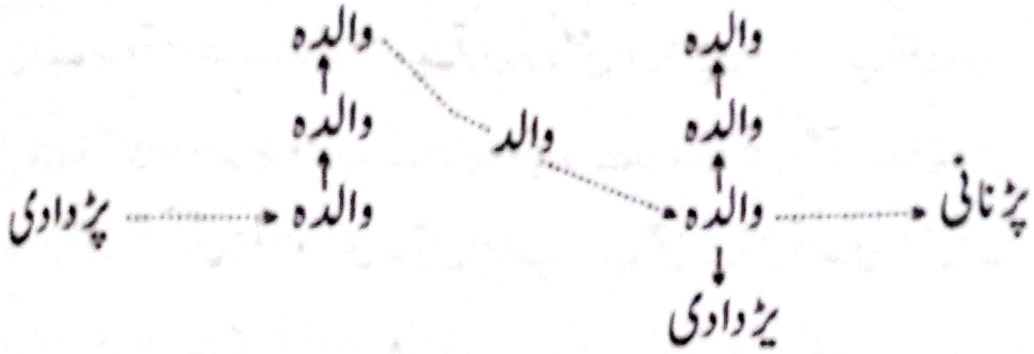
مسئلہ 1

دادی	والد
محجوبہ	عصبہ
0	1

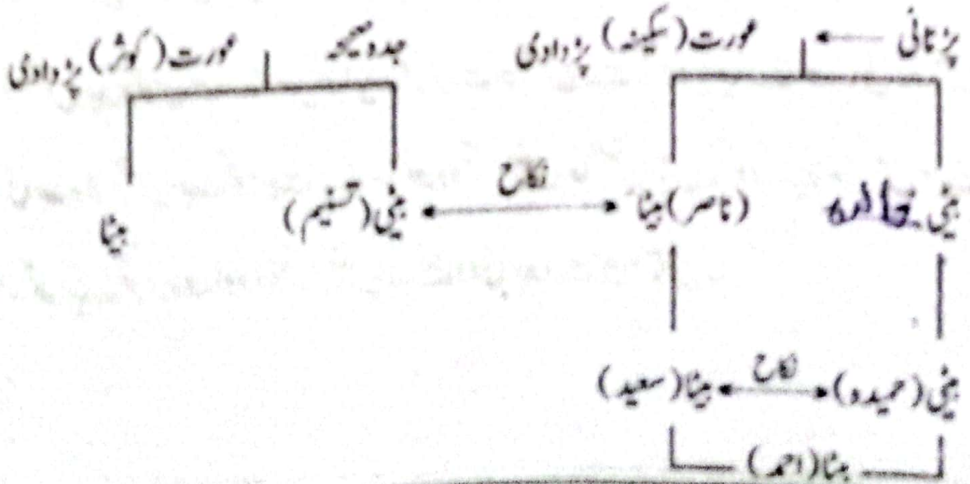
سوال : اگر میت کے پسماندگان سے ایسی دو جدات صحیحہ پائی جائیں کہ ان میں سے ایک جدہ تو میت کے ساتھ فقط ایک قرابت رکھتی ہو۔(جیسے ام ام الاب یعنی باپ کی نانی) لیکن دوسری جدہ میت کے ساتھ دو یا دو سے زائد قرابتیں رکھتی ہو (جیسے ام ام الام یعنی والدہ کی نانی اور یہی خاتون ام اب الاب بھی ہے یعنی والد کی دادی بھی ہے) تو ایسی صورت میں قرابتوں کا لحاظ کیا جائے گا۔ یا نہیں کیا جائے گا؟

جواب : مذکورہ بالا صورت میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ قرابتوں کا لحاظ نہ کیا جائے بلکہ ابدان کا لحاظ کرتے ہوئے ان دونوں جدات میں جائیداد برابر تقسیم کیا جائے یعنی جتنی جائیداد دو قرابتوں والی جدہ کو ملے گی اتنی ہی جائیداد ایک قرابت والی جدہ کو ملے گی۔ لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جہات قرابت کا لحاظ کیا جائے یعنی جتنی جائیداد ایک قرابت والی جدہ کو ملے گی اس سے دوگنی جائیداد، دو قرابت رکھنے والی جدہ کو ملے گی اگر کسی میت کی دیگر اصحاب فرائض کے علاوہ دو جدات بھی ہوں کہ ان میں سے ایک جدہ تو ایک قرابت رکھتی ہو اور دوسری جدہ دو قرابتیں رکھتی ہو۔ تو ایسی صورت میں جدات کیلئے حاصل شدہ سدس (1/6) کو تین حصوں میں تقسیم کرلیا جائے گا۔ ان تین حصوں میں سے ایک حصہ پہلی جدہ (جس جدہ کو میت کے ساتھ ایک قرابت حاصل ہے) کو دیا جائے اور باقی دو حصے دوسری جدہ (جس جدہ کو میت کے ساتھ دو قرابتیں حاصل ہیں) کو دیئے جائیں میت کے ساتھ ایک قرابت اور دو قرابتیں رکھنے والی جدات کی مثال۔

میت



مذکورہ بالا مثال کی وضاحت یہ ہے کہ ایک عورت (سکینہ) نے اپنے پوتے (سعید) کا نکاح اپنی نواسی (حمیدہ) سے کر دیا ان میں ایک بچہ (احمد) پیدا ہوا۔ جس عورت (سکینہ) نے اپنے پوتے (سعید) اور نواسی (حمیدہ) کا نکاح کیا تھا۔ وہ عورت (سکینہ) اس نومولود بچے (احمد) کے والد کی جہت سے پڑدادی بنتی ہے۔ اور بچے (احمد) کی والدہ کی جہت سے پڑنانی بنتی ہے۔ والدہ (سکینہ) یہ دو قرابتوں والی جدہ ہے اس جگہ ایک ایسی عورت (کوثر) بھی ہے جس نے اپنی بیٹی (تسنیم) کا نکاح پہلی عورت (سکینہ) کے بیٹے (ناصر) کے ساتھ کر دیا تھا اور اس دوسری عورت کی بیٹی (تسنیم) سے ایک لڑکے (سعید) نے جنم لیا جو کہ پہلی عورت (سکینہ) کا پوتا ہے اور نومولود بچے (احمد) کا باپ ہے (یہی نومولود بچہ بعد میں میت بننے والا ہے۔) یہ دوسری عورت (کوثر) میت کی پڑدادی بنی۔ یہ ایک قرابت والی جدہ ہے وضاحت ملاحظہ ہو



سبق نمبر 7

عصبات نسبیہ کا بیان

سوال : عصبہ کی تعریف اوراس کی اقسام بیان کریں۔

جواب :عربی زبان میں لفظ عصبہ کے معنی پٹھے کے آتے ہیں اور اصطلاح شرع میں عصبہ وہ شخص کہلاتا ہے کہ جس کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے بلکہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ اسی شخص کو ملے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام میراث کا وہ شخص مالک بن جائے گا۔ اور اگر ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد کچھ بھی نہ بچے تو عصبہ محجوب رہے گا۔ اسباب ارث میں سے مضبوط ترین سبب ارث عصبہ ہے کیونکہ اصحاب فرائض نہ ہونے کی وجہ سے تمام جائیداد کا عصبہ ہی وارث بنتا ہے۔(36)

عصبات کی دو قسمیں ہیں۔

1۔عصبات نسبی 2۔عصبات سببی

1۔عصبہ نسبی

وہ شخص ہے کہ جسے نسبی قرابت کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو جیسے بیٹا، پوتا وغیرہ

2۔عصبہ سببی

وہ شخص ہے کہ جسے کسی غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو۔ ایسے عصبہ کو معتق اور مولی العتاقہ کہتے ہیں۔ عصبہ نسبی بہ نسبت عصبہ سببی کے قوی ہے یعنی عصبہ نسبی کی موجودگی میں عصبہ سببی کو میراث نہ ملے گی عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں

1۔ عصبہ بنفسہ 2۔ عصبہ بغیرہ 3۔ عصبہ مع غیرہ

1۔ عصبہ بنفسہ

اس مرد کو کہتے ہیں کہ جسے جب میت کی طرف منسوب کیا جائے تو درمیان میں مؤنث کا واسطہ نہ ہو جیسے بیٹا، باپ وغیرہ۔(37)

2۔ عصبہ بغیرہ

اس عورت کو کہتے ہیں جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اسے کسی مذکر نے عصبہ بنادیا ہو۔ واضح رہے کہ عصبہ بغیرہ فقط وہ عورت بن سکتی ہے جس کا حصہ نصف (1/2) یا ثلثان (2/3) مقرر ہو اور وہ فقط چار عورتیں ہیں۔

1۔ بیٹی 2۔ پوتی 3 سگی بہن 4۔ علاتی بہن

3۔ عصبہ مع غیرہ

اس عورت کو کہتے ہیں جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اسے کسی عورت نے عصبہ بنادیا ہو جیسے بیٹی کی موجودگی میں سگی بہن یا علاتی بہن عصبہ بن جاتی ہے۔

سوال: اگر متعدد افراد عصبہ بنفسہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو ان میں سے کس شخص کو ترجیح دیتے ہوئے میت کا عصبہ قرار دیں گے۔

جواب: جب میت کے عصبہ بنفسہ بننے کی صلاحیت رکھنے والے متعدد اشخاص جمع ہو جائیں (مثلاً میت کا بیٹا، پوتا، باپ، بھائی اور چچا وغیرہ) تو ان میں سے کسی ایک کو بطور عصبہ ترجیح دینے کیلئے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔(38)

1۔ترجیح بالجہت

یعنی سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ میت کے ساتھ قرابت اور تعلق داری میں سب سے پہلا درجہ کس شخص کا ہے۔اور جو شخص میت کے انتہائی زیادہ قریب ہوا سے دوسرے افراد پر ترجیح دی جائے گی اور دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ جہت بنوۃ (بیٹے کی طرف سے) تمام جہتوں (تعلقات) پر مقدم ہے۔لہذا اگر کسی میت کا بیٹا، باپ اور سگا بھائی زندہ ہو تو میت کے بیٹے کو عصبہ قرار دیا جائے کیونکہ جہت بنوۃ بقیہ تمام جہات پر مقدم ہے۔

مذکورہ صورت میں باپ کو صاحب فرض اور سگے بھائی کو محجوب قرار دیا جائے گا۔کیونکہ سگے بھائی کی جہت قرابت بہ نسب بیٹے کے متاخر ہے۔

2۔ترجیح بالدرجہ

عصبہ بنفسہ بننے کی صلاحیت رکھنے والے متعدد افراد اگر جہت میں متحد ہوں مثلا تمام کا تعلق جہت بنوۃ سے ہی ہو جیسے میت کا بیٹا بھی موجود ہو اور پوتا، پڑپوتا وغیرہ بھی موجود ہو یا تمام کا تعلق جہت ابوت سے ہو جیسے میت کا باپ بھی موجود ہو اور دادا بھی موجود ہو تو ایسی صورت میں ایسے شخص کو میت کا عصبہ قرار دیا جائے گا۔جو درجہ کے اعتبار سے میت کے قریب ترین ہو گا۔مثلا جہت بنوت میں میت کے بیٹے کو عصبہ قرار دیا جائے اور پوتا، پڑپوتا وغیرہ کو محجوب قرار دیا جائے گا۔کیونکہ جہت بنوت میں بیٹا ہی میت کے قریب ترین شخص ہے اور اسی طرح جہت ابوت میں باپ کو عصبہ قرار دیا جائے گا اور دادا، پڑدادا کو محجوب قرار دیا جائے گا۔

3۔ترجیح بالقرابت

عصبہ بنفسہ بننے کی صلاحیت رکھنے والے متعدد افراد اگر جہت و درجہ دونوں میں متحد ہوں تو پھر ایسے شخص کو میت کا عصبہ بنفسہ قرار دیا جائے گا جو میت کے ساتھ تمام افراد سے زیادہ قوی قرابت رکھتا ہو یعنی میت کے ساتھ اقوی قرابت رکھنے والے کو عصبہ بنفسہ قرار دے دیا جائے گا۔اور بہ نسبت اقوی کے کم قوت قرابت رکھنے والے کو محجوب قرار دیا جائے گا۔مثلاً میت کا سگا بھائی بھی ہے اور علی بھائی بھی ہے یہ دونوں شخص جہت اور درجہ کے اعتبار سے تو برابر ہیں لیکن سگے بھائی کو عصبہ بنفسہ قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ سگے بھائی کی میت کے ساتھ قرابت بہ نسبت علی بھائی کے اقوی ہے۔(39)

فائدہ:

عصبہ بنفسہ کی پانچ جہتیں ہیں۔

1۔جزءمیت　2۔اصل میت　3 جزءابی المیت　4۔جزءجدالمیت

5۔الولاء

اس پانچویں جہت میں معتق اور معتق کے عصبہ بنفسہ اشخاص شامل ہیں۔پہلی چار جہات نقشہ کی صورت میں بالترتیب ملاحظہ ہوں ۔

درجات	جہات	نمبر خاص	نمبر سلسلہ	میت کے ساتھ عصبات کے رشتے کا نام	کیفیت
پہلا درجہ	جزء المیت	1	1	بیٹا	عصبات کا ہر درجہ باقی تمام عصبات نے مقدم ہے جو کبھی بھی مجوب نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں باقی درجارت کے افراد مجوب رہتے ہیں نیز اس درجہ میں بھی ترتیب ملحوظ رہے یعنی بالترتیب پہلے نمبر کے عصبہ کے مقابلہ میں اسی درجہ کے نیچے والے افراد مجوب ہوں گے۔
		2	2	پوتا	
		3	3	پڑپوتا	
		4	4	سکڑپوتا	
دوسرا درجہ	اصل میت	1	5	باپ	پہلے درجہ والوں کے مقابلہ میں عصبہ ہونیکی حیثیت سے اس درجہ والے کچھ بھی نہ پاسکیں گے البتہ ذوی الفروض ہونیکی وجہ سے انہیں سدس (1/6) ملے گا۔ خود اس درجہ میں بھی ترتیب ملحوظ خاطر رہے یعنی بالترتیب اس درجہ کے پہلے نمبر والے عصبہ کے مقابلہ میں اس درجہ کے نیچے والے افراد مجوب ہوں گے۔
		2	6	دادا	
		3	7	پڑدادا	
		4	8	سکڑدادا	
تیسرا درجہ	جزء ابی المیت	1	9	حقیقی بھائی	اگر میت کی بہن موجود ہو تو اسے بھی اپنے ساتھ عصبہ بنائے گا۔
		2	10	علاتی بھائی	
		3	11	حقیقی بھائی کا بیٹا	اگر میت کی بیٹی اور حقیقی بہن موجود ہوں تو یہ مجوب ہے میت کی علاتی بہن اسکے ساتھ مل کر عصبہ ہو جائے گی۔
		4	12	علاتی بھائی کا بیٹا	تیسرے درجہ والے خود سے اوپر درجات والوں کے مقابلہ میں مجوب اور نیچے درجہ والے انکے سامنے مجوب رہتے ہیں نیز خود اس درجہ میں ترتیب ملحوظ خاطر رہے یعنی بالترتیب اسی درجہ کے پہلے نمبر والے عصبہ کے مقابلہ میں اسی درجہ کے نیچے والے افراد مجوب ہوں گے۔
		5	13	حقیقی بھائی کا پوتا	
		6	14	علاتی بھائی کا پوتا	
		7	15	حقیقی بھائی کا پڑپوتا	
		8	16	علاتی بھائی کا پڑپوتا	
		9	17	حقیقی بھائی کا سکڑپوتا	
		10	18	علاتی بھائی کا سکڑپوتا	

چوتھا درجہ	جزو جد المیت	1	19	حقیقی چچا
		2	20	باپ کا علاتی بھائی
		3	21	حقیقی چچا کا بیٹا
		4	22	علاتی چچا کا بیٹا
		5	23	حقیقی چچا کا پوتا
		6	24	علاتی چچا کا پوتا
		7	25	حقیقی چچا کا پڑپوتا
		8	26	علاتی چچا کا پڑپوتا
		9	27	باپ کا حقیقی چچا
		10	28	باپ کا علاتی چچا
		11	29	باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا
		12	30	باپ کے علاتی چچا کا بیٹا
		13	31	باپ کے حقیقی چچا کا پوتا
		14	32	باپ کے علاتی چچا کا پوتا
		15	33	باپ کے حقیقی چچا کا پڑپوتا
		16	34	باپ کے علاتی چچا کا پڑپوتا

چوتھے درجہ والے خود سے اوپر درجات والوں کے مقابلہ میں محجوب رہتے ہیں اور نیچے درجہ والے یعنی (معتق) ان کے سامنے محجوب رہتے ہیں نیز خود اس درجہ میں بھی ترتیب ملحوظ خاطر رہے یعنی بالترتیب اسی درجہ کے پہلے نمبر والے عصبہ کے مقابلہ میں اسی درجہ کے نیچے والے افراد محجوب ہوں گے۔